بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 33

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

30 جمادی الثانی 1425 ہجری 17 ظہور 1383 ہش 17 اگست 2004ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

اخبار احمدیہ

قادیان 14 اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو قرض کے لین دین کے متعلق اسلامی تعلیمات و احکامات سے آگاہ فرمایا۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میرا زمانہ وفات قریب ہے...... اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں

کلمات طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(قسط نمبر 1) (رسالہ الوصیت سے قسط وار)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی خطاب فرمودہ یکم اگست 2004ء میں احباب جماعت عالمگیر کو وصیت کے بابرکت آسمانی نظام میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور اقدس کے اس ارشاد کے پیش نظر ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "الوصیت" (مطبوعہ 24 دسمبر 1905ء) کو قسط وار شائع کر رہے ہیں تا کہ احباب جماعت رسالہ الوصیت میں حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ ارشادات سے آگاہ ہو جائیں۔ (ادارہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امّا بعد چونکہ خدائے عزّ وجلّ نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اُس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ سو پہلے مَیں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی۔ اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔

قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ. وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا. قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ. وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ شَیْئًا. وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْکَ. جَآءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیَاتِ بَاھِرَاتٍ. جَآءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیَاتِ بَیِّنَاتٍ. قَرُبَ مَاتُوْعَدُوْنَ. وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ. اِنَّہٗ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ وَیَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ. (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی

باقی صفحہ: (14) پر ملاحظہ فرمائیں

خوب یاد رکھو کہ قرضوں کی ادائیگی میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ قرض ادا کیا جائے

قرضہ دُنیا کی بلاؤں میں سے ایک بلا ہے راحت اسی میں ہے کہ اُس سے سبکدوش ہو جاؤ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 اگست 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لنڈن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آداب قرض کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔ یایھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ...... الاخر (البقرہ)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اسے سکھایا ہے اور وہ لکھوائے جس کے ذمہ دوسرے کا حق ہے اور اللہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے بے وقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو (یہ) اسلئے (ہے) کہ ان دو عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کروا دے اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے اسکی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں تمہارا یہ طرز عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا۔ اور شہادت کو قائم کرنے کیلئے بہت مضبوط اقدام ہوگا۔ اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو (لکھنا فرض ہے) سوائے

باقی صفحہ: (14) پر ملاحظہ فرمائیں

خیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر البدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

......ایک عجیب نظارہ......

31/30 جولائی اور یکم اگست کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ جلسہ بھی ایک عجیب نظارہ ہے جہاں کالے، گورے، مغربی، مشرقی، عربی، عجمی، چینی، جاپانی سب وحدانیت کی لڑی میں پروئے ہوئے خدائے واحد کے گیت گاتے ہیں۔

جلسہ میں احمدی علماء کے علاوہ غیر مسلم مقررین جن میں مختلف ممالک کے ممبران پارلیمنٹ وزراء شہروں کے میئر صاحبان بھی خطاب کرتے ہیں۔ ایک انگریز جب تقریر کے شروع میں اپنے خاص لہجے میں سامعین کو السلام علیکم کہتا ہے تو بہت بھلا لگتا ہے ان کے کہنے کا انداز بھی نرالا ہے وہ حضور کو نہایت ادب سے مخاطب کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کی کاوشوں اور جذبۂ رواداری کو سراہتے ہیں ایک نے تو یہاں تک کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے ہمارے ملک کو اپنی رہائش کیلئے چنا ہے ان کی وجہ سے آج یہاں پہلی اخلاقی قدریں اور انسانی رواداری کے جذبات اُبھر رہے ہیں امن و عافیت اور سلامتی کی فضا چاروں طرف پھیل رہی ہے۔ Love For All Hatred For None کے نعرے پوری دنیا میں گونج رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے افراد کا خلیفہ وقت سے جذبۂ وفا واطاعت قابل رشک ہے جو دنیا میں کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا اس موقع پر اس کی دو مثالیں پیش کرتا ہوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں ہی فرمادیا تھا کہ غیر مسلم معززین بھی تقاریر کریں گے لیکن ان کی تقاریر پر داد تحسین پیش کرنے کیلئے عام دنیاوی طریق کی طرح تالیاں بجانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تالیاں بجانا اسلامی شعار نہیں ہے آپ لوگ اسلامی نعرے لگائیں نعرہ تکبیر بلند کریں۔ اور تین دن تک ہم نے غور سے دیکھا اور تمام دنیا نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ کسی ایک فرد نے غلطی سے بھی تالی نہیں بجائی غیر مسلم معززین کی تقاریر کو سراہا گیا لیکن اسلامی طریق کے مطابق نعرہ تکبیر بلند کرکے۔

ایسا ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر کے بعد حضور اقدس نے احباب کو نعرے لگانے کی اجازت دی تھی افریقن احباب کو اپنی خاص ادا اور ترنم میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنے کیلئے فرمایا تھا لیکن اس دوران حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ تھوڑی دیر کیلئے احباب خاموش ہو جائیں کیونکہ حضور کچھ آخری نصائح اور دعائیں دینا چاہتے تھے چنانچہ نعرہ لگاتے ہوئے احباب کو حضور نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کے اشارہ سے خاموش ہونے کی ہدایت دی اور دنیا نے کیا دیکھا کہ فضا میں گونج اور جوش پیدا کرتا ہوا ایک ولولہ انگیز اور پر جوش ہجوم ایک دم میں یوں خاموش ہوگیا گویا کوئی جلسہ گاہ میں ہے ہی نہیں ...... سبحان اللہ کیا شان ہے مسیح موعود علیہ السلام کی ...... کیا شان ہے خلیفہ مسیح موعود علیہ السلام کی۔ اور کیا شان ہے اس مطیع و فرمانبردار اور وفا شعار جماعت کی۔ اب کیونکر اللہ ان میں قیامت تک انعام خلافت کو قائم نہ رکھے یہ یقیناً اسی عظیم انعام کے حقدار ہیں۔

اگرچہ حضور انور کے جملہ خطاب کا محور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی تھا اور دوسرے روز جماعت کی بین الاقوامی سرگرمی پر روشنی ڈالی گئی لیکن تیسرے روز حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان فرماکر کہ 2005 تک ہم نے موصیان کی تعداد کو پچاس ہزار تک پہنچانا ہے احباب جماعت میں ایک عظیم روحانی جوش و جذبہ بھر دیا۔ حضور اقدس نے فرمایا یہی وہ نظام وصیت ہے جس کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں روحانی فوج کے سپہ سالار بنانا چاہتے ہیں۔

ایم ٹی اے کا جملہ انتظام اور جلسہ کی کاروائی کو پیش کرنے کا ان کا ڈھنگ یقیناً قابل تعریف ہے اس لئے جملہ کارکنان ایم ٹی اے مبارکباد کے مستحق ہیں ان کے علاوہ دیگر تمام شعبہ جات کے رضا کاران نے جس وقف کے جذبہ کے تحت ڈیوٹیاں دیں اور وقار اور محبت کو قائم رکھا اور جس کی کچھ جھلکیاں ہم وقتاً فوقتاً ایم ٹی اے پر دیکھتے رہے اس کیلئے وہ احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

یقیناً جماعت احمدیہ نے وحدانیت کو قائم کردیا ہے اور اس کا عمل ساری دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے حضرت امیر المومنین اپنے ہاتھ دُعا کیلئے اٹھاتے تو تمام دنیا میں احمدی ہاتھ خدائے واحد کے حضور یکدم دُعا کیلئے اپنے امام کی پیروی میں اُٹھتے اور جب حضور آمین کہتے تو یکدم تمام دنیا میں کیا افریقہ کیا امریکہ کیا ایشیا اور کیا یورپ اور کیا جزائر سب جگہ ایک ہی وقت میں ہاتھ نیچے گر جاتے۔ چاہے کہیں دن کا وقت ہو یا رات سورج نکل رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو۔ رات تاریک ہو یا چاند نکلا ہوا ہو بارش ہو رہی ہو یا موسم خشک ہو۔ الحمدللہ علی ذالک الحمدللہ علی ذالک الحمدللہ علی ذالک اور دیکھئے وہ نظارہ کس قدر دل فریب اور خوشکن تھا شاید ہی کوئی احمدی اپنے جذبات پر قابو رکھ سکا ہو جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کے بعد سجدہ شکر ادا فرمایا آپ کے ساتھ ہی تمام دنیا کے احمدیوں کی جبینیں اپنے مولائے حقیقی مالک کل کے حضور جھک گئیں اور تمام دنیا میں ہر ملک میں بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سبحان ربی الاعلیٰ۔ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ کی آوازیں مولائے حقیقی کے عرش سے ٹکرانے لگیں۔

ہم تو حیران ہیں کہ عقل کے اندھے اور دنیا کی لالچ میں پھنسے ہوئے اب اور کون سی صداقت ڈھونڈتے ہیں

(منیر احمد خادم)

خوشا نصیب کے تم قادیاں میں رہتے ہو

منظوم کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

خوشا نصیب کے تم قادیاں میں رہتے ہو
دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو
قدم مسیح کے جس کو بنا چکے ہیں حرم
تم اس زمینِ کرامت نشاں میں رہتے ہو
خدا نے بخشی ہے "اَلــدَّار" کی نگہبانی
اُسی کے حفظ اُسی کی اَماں میں رہتے ہو
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اُس سے دُور ہیں تم اُس مکاں میں رہتے ہو
نہ کیوں دلوں کو سکون و سرور ہو حاصل
کہ قربِ خطۂ رشکِ جناں میں رہتے ہو
تمہیں سلام و دعا ہے نصیب صبح و مساء
جوارِ مرقدِ شاہِ زماں میں رہتے ہو
شبیں جہاں کی شبِ قدر اور دن عیدیں
جو ہم سے چھوٹ گیا اُس جہاں میں رہتے ہو
کچھ ایسے گل ہیں جو پژمردہ ہیں جدا ہو کر
انہیں بھی یاد رکھو گلستاں میں رہتے ہو
تمہارے دم سے ہمارے گھروں کی آبادی
تمہاری قید پہ صدقے ہزار آزادی
بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

آپ کے خطوط == آپ کی رائے

تعلیم اب تجارت بن گئی ہے

تعلیم ہمارے ملک میں تجارت بن چکی ہے۔ انگلش میڈیم کے نام پر اسکول کھول کر من مرضی طلباء سے فیس وصول کی جاتی ہے ۔ یہ سلسلہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ گویا سکول چلانے والے راتوں رات امیر بن جانا چاہتے ہیں۔ ان مدارس میں پڑھائی کا کیا حال ہے یہ تو ان طلباء سے یا ان کے والدین سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو کہ ٹیوشن کرانے کے لئے پریشان ہیں تقریباً سارے ہی بچے اسکول کے بعد ٹیوشن پر جاتے ہیں اور ایک اچھی خاصی رقم ٹیوشن پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ بات بھی سننے میں آئی ہے کہ جو ٹیچر سکول میں پڑھاتے ہیں ان سے ہی ٹیوشن پڑھنا پڑتا ہے ورنہ وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ سکول میں پڑھائی برائے نام ہے اصل پڑھائی گھر میں ٹیوشن کے ذریعہ ہوتی ہے۔ چھوٹی کلاسز اور بڑی کلاسز دونوں کا یہی حال ہے۔ ہر سبجکٹ کے لئے الگ الگ ٹیوشن رکھنا پڑتا ہے۔ بہت کم ایسے سکول اور کالج ہیں جہاں پڑھائی کا معیار بہت اچھا ہے اور اساتذہ پوری محنت اور لگن سے پڑھاتے ہیں۔ داخلہ کے لئے بڑی بڑی رقمیں ڈونیشن کے نام پر لی جاتی ہیں جو مالدار ہوتے ہیں انہیں داخلہ مل جاتا ہے جو غریب ہوتا ہے وہ بیچارہ مارا جاتا ہے۔

تعلیم اس لحاظ سے بھی تجارت بن گئی ہے کہ تعلیم کو جن مقاصد کے پیش نظر حاصل کرنا چاہئے وہ مفقود نظر آتا ہے۔ اب تو ایسا لگتا ہے کہ تحصیل علم محض تحصیل دولت کے لئے کی جاتی ہے۔ ڈاکٹروں کی فیس کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ڈاکٹر بننے کے پیچھے ان کا مقصد مخلوق خدا کی ہمدردی نہیں بلکہ صرف پیسہ کمانا تھا۔ ہماری تو دعا ہے کہ ہمارے ملک کا ہر فرد پڑھا لکھا ہو اور ناخواندگی کے ساتھ ساتھ رشوت خوری، چور بازاری، اثر و رسوخ کا بے جا استعمال اور ہر طرح کا کرپشن بھی ملک سے دور ہو۔ (محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

خطبہ جمعہ

ایسے سفر جو اللہ کی خاطر کئے جاتے ہیں ان میں بہت زیادہ تقویٰ کا خیال رکھیں

مسافروں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے سفر میں آسانی کے لئے خیر مانگتے رہنا چاہئے۔

آپ کے جو بھی سفر ہوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے ہوں۔

(قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے مسافروں کے لئے اہم ہدایات)

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر آپ کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۲۵ رجون ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۵ راحسان ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسی ساگا، کینیڈا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

انسان دنیا میں مختلف مقاصد کے لئے سفر کرتا ہے اور اس زمانے میں جب سفر کی بہت سی سہولتیں بھی میسر آ گئی ہیں اور ان سفر کی سہولتوں کی وجہ سے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں اور ان سہولتوں اور ان فاصلوں کے سمٹنے کی وجہ سے اکثر لوگ اپنے کاموں کے لئے اکثر سفروں میں رہتے ہیں ۔ جو 25-20 میل کا فاصلہ پرانے زمانے میں سفر کہلاتا تھا وہ اب سفر نہیں کہلاتا لیکن بہر حال ایک لحاظ سے سفر ہی ہے تو یہ سفر جو مختلف مقاصد کے لئے کئے جاتے ہیں چاہے وہ کاروباری نوعیت کے ہوں چاہے عزیز رشتہ داروں کے ملنے کے لئے ہوں، چاہے تحصیل علم کے لئے ہوں، چاہے اللہ تعالیٰ کی پیدائش پر غور کرنے کے لئے تحقیق کے لئے ہوں، چاہے دینی اغراض کے لئے ہوں جو بھی مقصد ہو مومن کو ہمیشہ یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ ان سفروں میں کبھی بھی ایسا وقت نہ آئے، چاہے جو بھی مجبوری ہو، کہ اس کا دل تقویٰ سے خالی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے خالی ہو۔

آپ لوگ جو یہاں اس وقت بیٹھے ہیں ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے حالات کی مجبوری کے تحت پاکستان سے ہجرت کی اور ایک خطیر رقم خرچ کر کے بہت بڑے اخراجات کر کے اور ایک لحاظ سے اپنے تمام دنیاوی وسائل داؤ پر لگا کر یہاں آ کر اس ملک میں آباد ہوئے۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کو شروع میں آ کر بہت سی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حالات بہتر بنا دیئے۔ پھر ایسے بھی ہیں جن کو یہاں کی حکومت کی پالیسی کی وجہ سے حکومت کے احسان کی وجہ سے یہاں کی شہریت یا کام کرنے کی اجازت مل گئی۔ تو بہر حال یہ سفر اکثر کے لئے کامیابی کا باعث بنے ہیں۔ تو جس طرح اپنے کیس پاس ہونے سے پہلے آپ نے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکائے رکھا اس سے مدد مانگتے رہے خود بھی دعائیں کرتے رہے اور دوسروں کو بھی دعا کے لئے کہتے رہے، ایک درد اور ایک تڑپ آپ کے دلوں میں پیدا ہوتی رہی، اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں رہا اس طرح اب بھی یہ خوف، یہ تقویٰ دلوں میں قائم رہنا چاہئے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت ساری سہولتوں سے نواز دیا ہے۔ اب یہاں آ کر بھی آپ کو اپنے کاروباری سلسلوں میں مختلف سفر کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ تو ہمیشہ یہ پیش نظر رہنا چاہئے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے کہ اب دنیاوی سہولتیں اور آسانیاں جو میسر آ گئی ہیں، کہیں تقویٰ سے دور نہ کر دیں۔ اگر اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارتے رہیں گے تو تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے، دینی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے ہمیشہ تقویٰ پر قائم رہیں، ورنہ یاد رکھیں وہ خدا جس نے یہ سب نعمتیں دی ہیں ان کو واپس لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

پھر احمدی کی ہمیشہ سے یہ خصوصیت رہی ہے، یہ بھی امتیاز رہا ہے کہ وہ دین کی خاطر بھی سفر کرتا ہے۔ اجتماعوں پر، جلسوں پر خاص اہتمام کے ساتھ عموماً احمدی بڑے ذوق اور شوق سے آتے ہیں اور آج آپ میں سے بہت بڑی تعداد اس لئے سفر کر کے یہاں آئی ہے، کچھ لوگ آ رہے ہیں کینیڈا کے مختلف شہروں سے بھی اور امریکہ سے بھی، کہ اگلے جمعہ کو جو یہاں کینیڈا میں جلسہ ہو رہا ہے اس میں شمولیت اختیار کریں۔ یہ سفر آپ کا خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونا چاہئے۔ اس کا تقویٰ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے۔ یہاں آ کر اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے صاف کرنا ہے، ہر قسم کے لڑائی جھگڑے اور فساد سے بچنا ہے۔ ان دنوں میں جلسے کی خاطر تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے سفر تبھی شمار ہو سکتا ہے جب اس سفر میں آپ ہر قسم کی بدکلامی سے پرہیز کرنے والے ہوں، نہ ہی مہمان اور نہ ہی میزبان ذرا ذرا سی بات پر اپنے آپے سے باہر نکلنے والے ہوں۔ نہ ہی کسی کا مذاق اڑانے والے یا استہزاء کرنے والے ہوں اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوں جہاں لوگوں کا ہنسی ٹھٹھا اڑایا جا رہا ہو۔ نہ ہی فضول قصے کہانیاں، لغو اور بیہودہ باتوں کی مجلسوں میں بیٹھنے والے، نہ ان میں شامل ہونے والے ہوں۔ یا رات گئے تک لمبی مجلسیں لگا کر گپیں مارنے والے ہوں کہ صبح کی نماز پر آنکھ ہی نہ کھلے۔ ویسے بھی فضول مجلسیں دلوں کو زنگ آلود کر دیتی ہیں۔ تو نہ صرف ایسی مجلسوں میں شامل نہیں ہونا بلکہ ایسی مجلسیں لگانے والے احمدیوں کو بھی سمجھا کر ایسی مجلسوں کو ختم کرانے کی کوشش کرنی ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محروم کر دیں گی۔ اور پھر دل تقویٰ سے خالی ہو جائیں گے۔ تو یہ تو کسی صورت بھی ایک احمدی کے لئے برداشت نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کا دل خالی ہو جائے۔ یاد رکھیں کہ جب انسان تقویٰ سے خالی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور چلا جاتا ہے تو پھر یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے دنیاوی بندھن اور رشتے قائم رہیں گے۔ پھر دنیاوی رشتوں اور تعلقات میں بھی دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی ٹوٹنے شروع ہو جائیں گے اور ایک فساد کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے ایسے سفر جو اللہ کے نام کی خاطر کئے جاتے ہیں ان میں بہت زیادہ تقویٰ کا خیال رکھیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں حج کے متعلق ارشاد فرمایا ہے وہاں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ (البقرۃ: ۱۹۸) اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو صرف حج پر جانے والے ہیں وہی زادِ راہ جمع کریں اور تقویٰ پر قائم ہو جائیں یا صرف ان کے لئے بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ بلکہ فرمایا کہ جو تمہارے سفر خاص طور پر اللہ کی خاطر سفر ہوں دین کی خاطر ہوں، ان میں بہت زیادہ تقویٰ کا خیال رکھو۔ اگر اس پر تم قائم ہو گئے تو اپنی ذاتی اصلاح کا بھی موقع ملے گا اور اس طرح تم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بھی ہو گے۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارا اخلاص کا تعلق بڑھے گا اس کی معرفت زیادہ سے زیادہ حاصل ہو گی۔ اور پھر تمہاری اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اور انسانوں سے بھی محبت بڑھے گی۔ اور جب یہ چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو پھر تمہارا معاشرہ یقیناً جنت نظیر معاشرہ کہلانے کا مستحق ہو جائے گا۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ دنیا میں لڑائی، جھگڑے، فساد اس وقت زیادہ بڑھتے ہیں جب انسان دوسرے انسان پر بھروسہ کرتا ہے یا بھروسہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسانوں سے زیادہ توقعات رکھتا ہے۔ اللہ کی بجائے انسانوں پر توقعات ہوتی ہیں۔ ان پر زیادہ امیدیں لگا کے بیٹھا ہوتا ہے۔ تو جب اس سوچ کے ساتھ جو کسی کے گھر مہمان بن کر آئیں گے یا جائیں گے تو مہمانوں میں بھی اور میزبانوں میں بھی ہمیشہ بدظنیاں پیدا ہوں گی اور رنجشیں پیدا ہوں گی۔ اور ہمارے معاشرے میں تو بعض طبیعتیں اس کو کچھ زیادہ

محسوس کرلیتی ہیں اور دلوں میں رنجشیں پالتے رہتے ہیں۔ یہ سب تقویٰ کی کمی ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ بعض لوگ جو عقلمند ہیں بڑا اچھا کرتے ہیں کہ اپنے چھوٹے خیمے لگا کر اپنی رہائش کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ یہاں یہ انتظام ہے کہ نہیں اور پھر جو صاحب استطاعت ہیں وہ اپنے کاروان (Caravan) بھی لے کے آجاتے ہیں۔ اور یہ بڑی اچھی بات ہے۔ آزادی سے رہتے ہیں۔ تو انتظامیہ کی طرف سے صرف خیموں اور Caravan کے لئے جگہ مہیا کرنے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان کا یہ فرض بھی ہے کہ اگر ایسے لوگ چاہتے ہوں تو وہ مہیا کریں۔ U.K. میں تو اس کا اب بہت رواج ہو گیا ہے۔ اور کھانا حضرت مسیح موعودؑ کا لنگر تو خاص طور پر ان دنوں میں چلتا ہی رہتا ہے اس کا تو کوئی مسئلہ نہیں وہ تو مہیا ہو ہی جاتا ہے۔ اور انتظامیہ کا فرض بھی ہے کہ ان دنوں میں مہمانوں کا خیال بھی رکھیں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان بن کر آرہے ہیں۔

تو میں سفر کی بات کر رہا تھا، کہ سفر جو بھی ہو بہر حال سفر ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جو بھی انتظام ہو جتنا مرضی بہترین انتظام ہو کچھ نہ کچھ اس میں ایسی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو بعض دفعہ تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے مسافروں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے سفر میں آسانی کے لئے خیر مانگتے رہنا چاہئے تا کہ ہمیشہ یہ سفر آرام سے گزریں جس قسم کے مرضی سفر ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہوں مجھے زادراہ عطا کیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی زادراہ عطا کرے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کچھ اور بھی دعا دیجئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے گناہوں کو بخش دے۔ ابھی بھی اس کی تسلی نہیں ہوئی، اس نے عرض کی: میرے والدین آپ پر قربان جائیں، مجھے کچھ اور دعا بھی دیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر آسان کردے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ما یقول اذا ودع انسانا)

تو دیکھیں اس صحابی نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے کتنی جامع دعا منگوائی کہ سفر میں ہمیشہ ایسے حالات رہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی خیر اور فضل ملتا رہے۔ ا[illegible] رہا تو مجھے تقویٰ پر چلنے میں بھی آسانی رہے گی، میرے دل میں اس کا خوف اور خشیت بھی قائم رہے [illegible] در جب یہ قائم ہو جائے تو گناہوں سے بھی انسان بچتا رہتا ہے۔ اس لئے سفر میں خاص طور پر دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! تقویٰ بھی تیرے فضل سے حاصل ہوتا ہے اس لئے ہمیشہ اپنا فضل فرما۔ ایسے حالات ہی پیدا نہ ہوں کہ میں دوسروں پر انحصار کر کے دل میں شکوہ پیدا کرنے والا بنوں اور تقویٰ سے دور ہو جاؤں۔ اس لئے اپنی جناب سے ہی مجھے ہر خیر عنایت فرماتا رہ۔ اس قسم کی دعا حضرت موسیٰ نے بھی سفر میں اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی کہ ﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ﴾ (القصص:۲۵)۔ اے اللہ میں تو مسافر آدمی ہوں تو ہی مجھے خیر فرماتا رہ میں تو تیرا ہی محتاج ہوں اور محتاج رہنا چاہتا ہوں اور تیرے بغیر میں ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو، وہ آدمی واپس ہوا تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ یعنی اس کا سفر آسان کردے اور طے کردے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا ودع انسانا) ایک تو اس میں یہ سبق ہے کہ جب بھی سفر پر روانہ ہوں پہلے دعا کر کے چلنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر سفر کی مشکل اور پریشانی اور صعوبت سے بچائے، تکلیف سے بچائے۔

آنحضرت ﷺ نے ہمیں سفر کرنے کے بارے میں جو طریق سکھلائے ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ دعا کر کے چلنا چاہئے۔ پھر سفر میں دعا مانگے وہ دعا بھی ہمیں سکھا دی کہ سفر شروع کرنے سے پہلے جب سواری پہ بیٹھ جائیں تو تین بار تکبیر کہتے ہوئے یہ دعا مانگو ﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف:۱۴)۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور ہم اپنے رب کی طرف ہی جانے والے ہیں۔ پھر اور آگے دعائیں ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہم تجھ سے اپنے سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا! تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کردے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے ہمارے خدا! تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں بھی خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل وعیال میں برے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپؐ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے۔ اس میں یہ زیادتی فرماتے کہ ہم واپس آتے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔ یعنی اسی کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔

تو دیکھیں کیسی جامع دعائیں ہیں۔ اُس زمانے میں اگر اونٹ اور گھوڑے کی سواری تھی اس کو سدھایا جاتا تھا تو سوار بھی کوئی سواری سیکھتا تھا۔ جس کو سواری آتی تھی وہی ان سواریوں پر بیٹھ سکتا تھا۔ ورنہ اناڑی سوار کو تو یہ سواریاں فوراً نیچے پھینک دیں۔ تو آج کل بھی جو سواریاں ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی عقل دی ہے کہ وہ ایسی سواریاں بنائے اور پھر ان کے استعمال کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے دی اور یہ سہولت والی سواریاں پیدا فرمائیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سواری پر بیٹھو اور پھر سفر میں بھی لوگوں کی باتیں اور آپس میں چغلیاں کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہو، اس سے بھلائی مانگو اور اس سے ڈرتے رہو اور سفر کے خیریت سے کٹ جانے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو۔ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سفر میں بھی ہماری حفاظت فرمائے۔ ہر قسم کے حادثے سے ہم کو بچا کے رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو انسان ہر شر سے محفوظ رہتا ہے۔ جتنا مرضی کسی کو زعم ہو کہ ہماری نئی گاڑی ہے، بڑی اعلیٰ گاڑی ہے، یا بڑی مضبوط گاڑی ہے اور اس پر ہم انحصار کر سکتے ہیں، بڑا اعتماد کر سکتے ہیں۔ کبھی سواری پر اعتماد یا انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ ایک پرزہ بھی ڈھیلا ہو جائے، بعض دفعہ فیکٹری سے نکل کر آتی ہے تو پرزہ ڈھیلا ہوا ہوتا ہے یا چلانے والے کو ہلکا سا نیند کا جھونکا ہی آجائے یا دوسری سواری جو سڑک پر ہے اس کی کوئی غلطی ہو جائے تو کوئی بھی حادثہ پیش آسکتا ہے۔ اس لئے مومن کا تو کوئی قدم بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں اٹھ سکتا۔ کوئی لمحہ بھی اس کے فضل کے بغیر نہیں گزر سکتا۔ پھر اگر گھر کے کچھ لوگ آئے ہیں یا اکیلا ہی آیا ہے تو اس سفر میں بھی یہ دعا مانگتے رہنا چاہئے کہ اے خدا پیچھے بھی خیر رکھنا یا تمام گھر والے بھی اگر سفر میں ہوں تو مال واسباب، سامان وغیرہ گھر میں ہوتا ہے تو اس لئے پیچھے کی خیر کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔ یہاں تو ان ملکوں میں گھروں میں لکڑیوں کا استعمال بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کئی واقعات ایسے ہوئے ہیں کہ گھر والے [illegible] گئے ہوئے ہیں اور بجلی کا شارٹ سرکٹ ہوا اور واپس آئے تو گھر راکھ کا ڈھیر بنا ہوا تھا۔ اس لئے ہمیشہ سفر میں بھی دعاؤں میں رہنا چاہئے۔ مومن کا تو ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے بغیر نہیں گزر سکتا۔

پھر سفر میں بھی ایسے مناظر دیکھنے کو مل جاتے ہیں جو انسان کی طبیعت پر برا اثر ڈالتے ہیں کوئی ایکسیڈنٹ ہی دیکھ لیا اس سے طبیعت پر ایک بوجھ پڑ جاتا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ ہمیشہ خود بھی دعا کرتے تھے اور ہمیں بھی یہی حکم ہوا کہ جب بھی سفر پر ہو دعائیں مانگتے رہو اور سفر سے واپس آؤ تو اللہ کا شکر ادا کرو۔ توبہ کرتے ہوئے گھر میں داخل ہو، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دو تا کہ ہمیشہ اس کا فضل شامل حال رہے۔

حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرر کرلیں۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الجہاد۔ باب فی القوم یسافرون یؤمرون)

بعض لوگ گروپوں کی شکل میں نکلتے ہیں تو اپنا امیر مقرر کرلیں۔ یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ امیر ضرور مقرر کیا جائے اور پھر جب آپ نے امیر مقرر کرلیا تو اس کو مشورہ تو ضرور دیں، مشورہ دینے کا آپ حق رکھتے ہیں لیکن اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں کر رہا تو اس کی ہر بات بھی ماننی پڑے گی۔ اور بچوں میں یہ روح پیدا کرنے کے لئے کہ یہ اللہ کے رسول کا حکم ہے کہ سفروں میں امیر مقرر کرو، بچوں کے ساتھ جب سفر کریں تو باپ یا جو بھی اس خاندان کا بڑا ہو جس کو بھی آپ امیر بنائیں، بتائے کہ یہ امیر ہے اور اس کی بات ماننی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے بتایا ہے کہ سفروں میں امیر ہونا چاہئے۔ تو جب آپ بچوں کو اس طرح ٹریننگ دیں گے تو بچوں کو بچپن سے ہی نظام جماعت سے اطاعت کی بھی عادت پیدا ہو جائے گی اور ایک سفر سفر میں ہی بچوں کو سبق مل جائے گا۔

پھر ایک روایت ہے حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان 2248.5222, 2248.1652

2243.0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ﷺ سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

تو جیسا کہ پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ آپؐ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ سفر سے واپسی پر توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اور اس سے دعائیں مانگتے ہوئے گھروں میں داخل ہو جاؤ۔ تو اس حدیث نے یہ نمونہ دیا کہ سفر سے واپس آ کر دو نفل مسجد میں ادا کرتے تھے۔ اب دیکھ لیں کیا ہوتا ہے۔ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے سکتا ہے، اپنا محاسبہ کرسکتا ہے کہ نفل تو علیحدہ رہے بہت سے ایسے ہیں کہ سفر سے واپس آ کر بچوں میں یا دوسرے گھریلو معاملات میں یا اپنی مجلسوں میں اتنے کھو جاتے ہیں، دنیاوی معاملات میں اتنے زیادہ گم ہو جاتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ آجکل کا سفر اُس زمانے کے سفر کے لحاظ سے بہت آرام دہ ہے، کوئی مقابلہ ہی نہیں اس زمانے کے سفر کے ساتھ، لیکن پھر بھی جو فرض نمازیں ہیں وہ بھی قضا کر کے پڑھتے ہیں یا پڑھتے ہی نہیں اور تھکاوٹ کا بہانہ بنا لیتے ہیں۔ اگر ہر کوئی اپنا اپنا جائزہ لے تو آپ کو بڑی واضح تصویر سامنے آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سستیاں دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے کھانے، پینے اور سونے میں روک بنتا ہے پس چاہئے کہ جب مسافر اپنا کام مکمل کرلے تو اپنے اہل کی طرف واپسی کے لئے جلدی کرے۔ (مسلم کتاب الامارۃ۔ باب السفر قطعة من العذاب واستحباب تعجیل المسافر الی اهله بعد قضاء مشغلة)

آجکل بھی آپ دیکھ لیں کہ باوجود اس کے کہ سفر میں بہت سی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جہازوں، کاروں، گاڑیوں وغیرہ کے ذریعے ہم ہزاروں سینکڑوں میل کا سفر گھنٹوں میں طے کر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود گھر سے بے گھر ہو کر ڈسٹرب (Disturb) ضرور ہوتے ہیں۔ آدمی کی وہ روٹین (Routine) نہیں رہتی جو اپنے گھر میں ہوتی ہے کھانے کے اوقات میں یا اس کی پسند میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ بعض مریضوں اور خوراک کے معاملے میں خاص مزاج رکھنے والے لوگوں کو تو سفروں میں بہت وقت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اوقات کی پابندی نہ ہونے کی وجہ سے نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی نہیں رہتی، سونے جاگنے میں باقاعدگی نہیں رہتی۔ جن کو وقت پر فجر کی نماز پڑھنے کی عادت بھی ہو وہ بھی بعض دفعہ سفر کی وجہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور نماز چھوٹ جاتی ہے۔ اور بعض لوگ جس طرح کہ پہلے میں نے کہا کہ رات دیر تک مجلسیں لگانے کی وجہ سے ان کی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ تو جب اللہ کے حقوق ادا نہ ہو رہے ہوں تو پھر سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہی بن جاتا ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پناہ چاہتا ہوں۔ عربی میں الفاظ یہ ہیں اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ۔ تو فرمایا کہ جب یہ دعا مانگو گے تو اس شخص کو رہائش اختیار کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وشره)

تو سچی نیت سے تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے جب مومن سچے دل سے یہ دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ضمانت دیتے ہیں کہ پھر تم ہر شر سے محفوظ رہو گے۔ تو اس سفر میں بھی جو آپ کا خالصۃً للّٰہی سفر ہے اور آئندہ ہر قسم کے سفر میں اس دعا کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ دعاؤں پر زور دیں اور ہمیشہ سفروں میں دعاؤں پر زور دیتے رہیں کہ مسافر کی دعائیں بھی بہت قبول ہوتی ہیں۔

ایک روایت ہے، آپؐ نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے بارے میں بددعا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر)

تو یہ تو فرمایا کہ سفر میں دعائیں مانگو اور یہ بھی ہمیں بتا دیا کہ کیا کیا دعائیں مانگو کچھ تو میں پہلے بتا آیا ہوں۔ ان دعاؤں کے بارے میں ایک اور بھی روایت ملتی ہے کہ کیا دعا مانگنی چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو آپؐ دعا کرتے کہ اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں تجھ سے اور جو کچھ تیرے اندر ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ تیرے اوپر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں شیر اور اژدھا اور سانپ اور بچھو کے شر سے اور شہروں کے رہنے والوں سے اور بدی کا آغاز کرنے والے سے اور اس بدی سے جس کا اس نے آغاز کیا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ما یقول الرجل اذا نزل المنزل)

تو دیکھیں کئی جگہ جب آدمی جاتا ہے تو بہت سے ناپسندیدہ واقعات ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے ان سب سے پناہ مانگی ہے۔ ان ملکوں میں آپ لوگ جو پاکستان سے آئے ہیں یا یہاں بھی سفر کرتے رہتے ہیں یا دنیا میں احمدی کہیں بھی سفر کر رہے ہیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو بعض برائیاں حملہ آور ہوتی ہیں، ان سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر یہاں کے ماحول کی آزادی اور بعض ایسی غلط باتیں ہیں جن سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہئے۔ آپ کی روایات آپ کے مذہب کی تعلیم یہی ہے کہ ان باتوں سے بچو اور اپنی روایات کو قائم رکھو اور اس معاشرے کی برائیوں کا زیادہ اثر نہ لو۔ لیکن اکثر لوگ اثر لے لیتے ہیں اور پھر وہ کہتے ہیں نا! 'کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا'۔ پھر نہ اپنی چال رہتی ہے نہ ہنس کی چال رہتی ہے۔ تو کسی معاشرے کی اچھائیاں اپنانا اچھی بات ہے۔ بلکہ یہ مومن کی گمشدہ چیز ہے، متاع ہے۔ لیکن ہر معاشرے کی جو برائیاں ہیں ان سے ضرور بچنا چاہئے۔ اور یہ اچھائی اور برائی کی تمیز آپ کو اس وقت ہوگی جب آپ کو دین کے بارے میں بھی صحیح علم ہوگا۔ اس لئے اپنے دین کے سیکھنے پہ بھی بہت غور کرنا چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر کی غرض سے روانہ ہونے کیلئے سورج کے غروب ہو جانے سے رات کی سیاہی کے دور ہونے تک اپنے جانوروں کو نہ کھولو کیونکہ رات کی تاریکی میں شیاطین چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الجہاد باب م فی کراھیة السیر اولی النہار)

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رات کو سفر کرنے سے بچیں۔ یہاں بھی یورپ میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی وقت بچانے کے لئے رات کا سفر کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر جب کاموں سے فارغ ہو کر چاہے وہ دنیاوی کام ہوں یا دینی مقاصد کیلئے سفر ہوں اجتماعوں، جلسوں وغیرہ پر آنے جانے کے لئے اس طرح سفر کرنا چاہئے کہ اگر انتہائی مجبوری بھی ہو تو کم از کم نیند پوری ہو جائے۔ اور یہ تسلی ہو کہ راستہ بھی محفوظ ہے۔ بہت سے حادثات صرف نیند نہ لینے کی وجہ سے یا تھکاوٹ کی وجہ سے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ہم سب کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے ہمارے محسن اعظم ﷺ نے جو بظاہر چھوٹی چھوٹی نصائح ہمیں فرمائی ہیں ان کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے اور ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ: اے اللہ میری امت کے علی الصبح کئے جانے والے سفروں میں برکت رکھ دے۔ یہ روایت حضرت صخرؓ غامدی کی ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جب کسی سریّہ یا کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو اسے دن کے پہلے حصے میں روانہ فرماتے۔ اور صخرؓ ایک تاجر شخص تھے وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے تجارتی اموال دن کے پہلے حصے میں روانہ کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ مالدار ہو گئے اور ان کا مال بہت بڑھ گیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الابتکار فی السفر)

تو کاروباری آدمی کو بھی سفر صبح صبح کرنا چاہئے۔ کوئی بھی سفر ہو جلدی نکلنا چاہئے کیونکہ صبح کے سفر شروع کرنے میں بہت برکت ہے۔ آدمی اس دعا کا حقدار بن جاتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کے لئے کی۔ لیکن یہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ برکتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہیں۔ اس لئے یہ ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے کہ سفر شروع کرتے وقت بھی اور سفر کے دوران بھی اور واپسی پر بھی کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عبادت سب سے اول ہے۔ جب اس سوچ کے ساتھ آپ اپنے کاروباری سفر کریں گے تو ان میں پہلے سے بہت زیادہ برکت پڑے گی۔ کئی لوگ ملتے ہیں، کاروبار کرتے ہیں یا ملازمتوں پر جاتے ہیں باقاعدگی سے روزانہ صبح اٹھنے والے بھی ہیں لیکن ان کا طریق یہ ہو گیا ہے کہ گھر سے نماز سے چند منٹ پہلے نکلے اور راستے میں کار چلاتے وقت ٹکریں مار کے نماز پڑھ لی یا کچھ لوگ کبھی نہیں بھی پڑھتے۔ تو یہ بالکل غلط طریق ہے۔ یا تو گھر سے نماز پڑھ کر اور دعا کر کے سفر شروع کریں یا راستے میں رک کر نماز

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610 606266

ادا کریں۔لیکن نماز کو نماز سمجھ کر پڑھنا چاہئے نہ کہ جان چھڑانے کے لئے یا مجبوری کے تحت کہ نماز پڑھنی ہے گلے سے اتارو۔اس طرح ٹکریں نہیں مارنی چاہئیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس طرح نہ پڑھو کہ لگے کہ مرغی دانہ کھارہی ہے،صرف ٹکریں ہوں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے سفر کا کس طرح اہتمام فرماتے تھے۔حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر فرماتے ہیں کہ ان سفروں میں جو آپ نے بعثت سے پہلے زمانے میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی اطاعت و پیروی کا نمونہ دکھانے کے لئے کئے آپ کے معمولات بہت مختصر تھے۔کسی قسم کا سامان آپ ساتھ نہیں لیتے تھے۔صرف وہی لباس ہوتا تھا جو آپ پہنے ہوئے ہوتے تھے اور ایک مختصر سا بستر،ایک لوٹا اور ایک گلاس بھی لیا کرتے تھے۔اور جو بعثت کے بعد کے سفر ہیں ان کی نوعیت پھر تبدیل ہوگئی۔کیونکہ سفروں میں بہت سارے لوگ آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔قافلہ ہوتا تھا،ایک جماعت ساتھ ہوا کرتی تھی۔اس لئے آپ کا معمول تھا کہ بہت سی موم بتیاں،ضروری ادویات اور دیا سلائی وغیرہ تک ساتھ رکھا کرتے تھے۔تاکہ جب کسی چیز کی ضرورت ہو تلاش نہ کرنی پڑے۔اور انہوں نے لکھا ہے کہ چونکہ اس وقت سیاہی بھرے ہوئے پینوں (Pens) کا رواج نہیں تھا تو اس لئے قلم کاغذ دوات بھی ساتھ رکھا کرتے تھے۔اور لمبے سفروں میں جو تبلیغی سفر تھے عام طور پر حضرت ام المومنین اور بچوں کو ساتھ رکھتے تھے اور یکّے (تانگے) کی سواری میں آپ اندر بیٹھا کرتے تھے۔اور ریلوے کے سفر میں سیکنڈ کلاس میں ابتداءً اور پھر تھرڈ اور انٹر میں سفر کیا کرتے تھے۔مگر آپ تھرڈ،انٹر یا سیکنڈ کی تمیز یا خصوصیت نہیں کرتے تھے بلکہ صرف چونکہ ان کلاسوں میں بیت الخلاء کی زیادہ سہولت ہوتی ہے اس لئے اس کو پسند کرتے تھے اور ضرورت پڑتی تھی اور عام طور پر آپ کا طریق یہ تھا کہ علی الصبح سفر پر روانہ ہوتے تھے (اسی حدیث کی روشنی میں) جب ریلوے سفر ہوتا تو ریل کے اوقات کے لحاظ سے بعد دوپہر بھی روانہ ہوتے۔رات کے پہلے حصے میں سفر کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ رات کے پہلے حصے میں سفر کیا جائے۔بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ تھوڑی دیر آرام کر کے پھر سفر کرنا چاہئے۔وہی جو میں نے بات آپ سے کی کہ کچھ دیر نیند پوری کر کے پھر سفر کرنا چاہئے۔اور ثابت نہیں ہے کہ رات کے ابتدائی حصے میں آپ نے سفر کیا ہو۔وہ لکھتے ہیں کہ اس سے میری مراد یہ ہے کہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے سفر کا آغاز رات کے ابتدائی حصے میں کیا ہو۔ریل کے سفر میں بھی اس کو ملحوظ رکھتے تھے۔

پھر ایک روایت ہے آخری روایت۔حضرت ابو اُمامہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔آپؐ نے فرمایا میری امت کی سیر و سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی النہی عن السیاحۃ)

تو اس حدیث میں ہمیں ایک یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمہارے جو بھی سفر ہیں ایک بات یاد رکھو کہ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے ہوں۔سیر کرنے کے لئے بھی جب نکلو تو اللہ کی مخلوق پر غور کرتے رہو۔مختلف نظارے دیکھو،ان پہ غور کرو۔اور پھر تمہارا یہ سفر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی طرف لے جانے والا ہو۔جہاد یہ نہیں کہ صرف تلوار سے ہی جہاد کرنا ہے۔بلکہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاؤ۔تمہارے سفر میں اپنے نفس کے خلاف بھی جہاد ہے۔ایسے موقعے پیدا ہوں تو اپنے آپ کو بھی تقویٰ پر قائم رکھو اور کبھی ایسا فعل سرزد نہ ہونے دو جو تمہیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والا ہو جائے۔بلکہ تمہارا سفر اور تمہارے سفر میں اٹھنے والا تمہارا ہر قدم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔اور پھر اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کا سب سے بڑا جہاد دعوت الی اللہ ہے۔اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔اس کے لئے اپنے سفروں میں تبلیغ کے مواقع ہر ایک کو پیدا کرنے چاہئیں۔کاروباری سفر بھی اگر ہے تو جس جگہ آپ کاروبار کے لئے جائیں وہاں آپ کے نمونے اور آپ کے طرز عمل کو دیکھ کر لوگوں کی توجہ آپ کی طرف ہو۔اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں جو لوگوں کو نظر آتی ہو اور جس کو دیکھ کر لوگوں میں خود بخود آپ کے دین کی کشش پیدا ہو جائے،اسلام کی کشش پیدا ہو جائے۔اگر دینی اجتماعات کے لئے سفر پر نکلے ہیں تو ان سفروں میں بھی ان اجتماعوں کے بعد ہر احمدی کی طبیعت میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہونا چاہئے۔پہلے سے بڑھ کر تقویٰ کے معیار قائم ہوں۔ایسے روحانی اجتماع میں ہر احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ایک جوش پیدا ہو جائے،یہی جہاد ہے۔اللہ کرے کہ اس جلسے میں آنے والا ہر احمدی اس جذبے کے تحت اس جلسہ میں شامل ہو اور یہ جلسہ ہر احمدی کے لئے بے انتہا برکتوں،رحمتوں اور فضلوں کا لانے والا بن جائے اور ہر احمدی میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا ہو جائے جو نظر بھی آتی ہو۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

آخر میں ایک افسوسناک خبر ہے اس کے بارے میں ذکر کروں گا۔حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی 21 جون کو وفات ہوگئی تھی۔آپ کی عمر 90 سال تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔اور آپ بڑا لمبا عرصہ بیمار رہے۔1914ء میں آپ پیدا ہوئے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دوسرے بیٹے تھے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفروں میں کافی رہے ہیں۔اور پھر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا،یونیورسٹی سے گریجوایشن کی اور اس کے بعد آپ نے زندگی وقف کر دی۔اور تحریک جدید میں حضرت مصلح موعود نے ان کو لگایا تھا۔اور آپ نے بڑا لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔بطور وکیل صنعت،زراعت،آپ بہت عرصہ وکیل التبشیر رہے ہیں،وکیل الدیوان رہے پھر تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ رہے۔اور پھر صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی رہے۔خلافت رابعہ کے دور میں صدر مجلس تحریک جدید رہے۔ابھی میں نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔آپ کے دو بیٹے ہیں اور ایک بیٹی جو کہ کینیڈا میں رہتی ہیں امۃ الباقی عائشہ،ان کے خاوند ظفر نذیر صاحب ہیں۔اور بیٹے مرزا مجیب احمد صاحب اور ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم صاحب۔ڈاکٹر خالد تسلیم صاحب بھی آجکل ربوہ میں ہیں اور اللہ کے فضل سے اہل ربوہ کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے اور ان سب کو صبر کی توفیق دے۔میاں مبارک احمد صاحب میرے ماموں بھی تھے۔

❀❀❀ ✹✹✹ ❀❀❀

خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کا اجتماع

دوسرا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک مورخہ 2 اور 3 ستمبر 2004ء بروز جمعرات جمعہ بیجاپور میں منعقد کیا جارہا ہے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت بالخصوص کرناٹک کے زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شریک ہوں اس اجتماع کی کامیابی کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(حاجی فیروز باشا قائد علاقائی نارتھ کرناٹک)

تقریب نکاح و رخصتانہ

16.6.04 کو مکرم معین احمد خان ابن مکرم ایوب خان صاحب سورو اڑیسہ کا نکاح مکرمہ رقیہ بیگم بنت جواہر خاں صاحب موسیٰ بنی مائنز جھارکھنڈ کے ساتھ -/45550 روپے حق مہر پر ہوا ہے اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔اعانت بدر -/100 روپے)

ایوب علی خان مبلغ سلسلہ حصار ہریانہ

درخواست دُعا

خاکسار کے والد محترم عبدالرحمٰن صاحب کافی عرصہ سے معدے کے مریض تھے گذشتہ کئی دنوں سے کافی علیل ہیں۔بون کینسر ہوگیا ہے اس کے ساتھ ساتھ گردے بھی بہت متاثر ہیں والد صاحب کی کامل شفایابی کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ والد صاحب کو معجزانہ طور پر کامل شفا عطا فرمائے۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758909 E-mail: kashmirgons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی بعض جھلکیاں

انٹرنیشنل سینٹر ٹورانٹو میں نماز جمعہ کی ادائیگی۔ دس ہزار افراد جماعت کی شمولیت۔ نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

قسط 2

کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے ہزاروں احباب جماعت نے اپنے محبوب امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر)

۲۲؍جون ۲۰۰۴ء بروز منگل:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے دس بجے فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران کینیڈا کی پانچ جماعتوں آٹوا Ottawa، مانٹریال، نیومارکیٹ، ویسٹن ساؤتھ اور پیس ولیج کی 50 فیملیز کے 275 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آٹوا (Ottawa) اور مانٹریال (Montreal) کی جماعتوں سے ملاقات کرنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کا سفر طے کرکے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے پہنچی تھیں۔

پونے دو بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام تشریف لاکر نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے سیدہ میمونہ بیگم صاحبہ آف مسی ساگا جماعت کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ نے ۱۹؍جون ۲۰۰۴ء کو وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں اور حضرت سید محمود عالم صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ ان کے خاوند یار محمد خان صاحب، حضرت صوفی احمد جان صاحب کے نواسے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی حرم محترمہ کے بھانجے تھے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات دس بجے تک جاری رہا۔ کینیڈا کی دس جماعتوں آٹوا، مانٹریال، نیومارکیٹ، ویسٹن ساؤتھ، کنگسٹن، سکاربرو، نارتھ یارک، ٹورانٹو سنٹرل، ویسٹن نارتھ، پیس ولیج اور امریکہ کی ریاست مشی گن (Michigan State)، کیلی فورنیا سٹیٹ، نیویارک سٹیٹ، لوزیانہ (Lousiana State) اوہایو (Ohio State) سے آنے والی فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح کینیڈا اور امریکہ کی ان جماعتوں سے 70 فیملیز کے 501 افراد نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

سوا دس بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء مسجد بیت الاسلام میں جمع کرکے پڑھائیں۔

۲۳؍جون ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ کینیڈا کی سات جماعتوں، مالٹن، پیس ولیج، ویسٹ ساؤتھ، وان، بریمپٹن، مانٹریال اور ٹورانٹو سینٹرل کی 49 فیملیز کے 337 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

پونے دو بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات سوا نو بجے تک جاری رہیں۔ کینیڈا کی چار جماعتوں مانٹریال، ویسٹ نارتھ، رچمنڈ ہل، مسی ساگا اور امریکہ کی کیلی فورنیا سٹیٹ، اوہایو سٹیٹ، ورجینیا، روچیسٹر، واشنگٹن ڈی سی اور پین سلیوینیا سے 69 فیملیز کے 397 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب 250 کلومیٹر سے لے کر 3000 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ ساڑھے نو بجے حضور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے

۲۴؍جون ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

حضور انور ایدہ اللہ صبح نو بجے کے قریب اپنی قیامگاہ سے ٹورانٹو شہر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کے ہمراہ مکرم سید طارق احمد صاحب اور ان کی فیملی کے ممبران بھی تھے۔

قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور اونٹاریو جھیل کے کنارے پہنچے تو The Rosemary نامی کشتی کے عملہ نے حضور انور اور بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ دس بجے سے گیارہ بجے کے درمیان اس کشتی میں حضور انور نے جھیل کی Toronto Inner Harbour کی سیر کی۔ درجہ حرارت معتدل تھا اور خوشگوار ہوا چل رہی تھی۔ جھیل کی سیر کے لئے یہ نہایت موزوں موسم تھا۔ حضور انور مع بیگم صاحبہ و افراد خاندان کشتی کی Lounge میں تشریف فرما تھے جبکہ خدام کشتی کے UPPer Deck پر چلے گئے۔

کشتی ٹورانٹو ائرپورٹ کے سامنے سے گزرتی ہوئی چھوٹے چھوٹے جزیروں کے درمیان چلتی رہی۔ کشتی جب بھی رخ موڑتی تو ایک نیا منظر سامنے ہوتا۔ جیسے جیسے کشتی شہر کے کنارے سے دور ہوتی گئی ٹورانٹو شہر کی خوبصورت فلک بوس عمارتیں جھیل کے کنارے پر نہایت خوبصورت نظر آتیں۔ خاص طور پر CN Tower اور Sky Dome جو ٹورانٹو شہر کی پہچان بن چکے ہیں مختلف زاویوں سے ہر دفعہ پہلے سے زیادہ نکھر کر سامنے آجاتے۔

Toronto Inner Harbour جھیل کا وہ محفوظ کونہ ہے جو ٹورانٹو کے سامنے واقع چھوٹے چھوٹے جزیروں اور ٹورانٹو شہر کے درمیان ہے۔ ان جزیروں کو Toronto Islands کہتے ہیں۔ ان کے شمال مغربی کونہ پر Toronto City Central Airport ہے جس کا شہر سے کوئی زمینی رابطہ نہیں ہے بلکہ اس پر آنے کے لئے فیری (Ferry) چلتی ہے۔

جھیل اونٹاریو، شمالی امریکہ کی پانچ عظیم جھیلوں Great Lakes میں سے پانچویں نمبر پر ہے۔ اس کا رقبہ 19000 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی شکل لمبوتری ہے اور یہ تقریباً شرقاً غرباً واقع ہے۔ اس میں پانی زیادہ تر دوسری عظیم جھیلوں میں سے دریائے نیاگرا کے ذریعہ آتا ہے۔ اور اس دریائے نیاگرا پر مشہور عالم "نیاگرا آبشار" ہے۔

کینیڈا کی موجودہ آبادی کا ایک چوتھائی حصہ اب اونٹاریو کے جنوبی حصہ میں اس جھیل کے کنارے آباد ہے۔ اس جھیل کے کنارے پر واقع مشہور شہر ٹورانٹو، ہملٹن، کنگسٹن، کینیڈا میں مشہور ہیں اور راچسٹر شہر (Rochester City) امریکہ میں ہے۔ جس سے اس جھیل کی لمبائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس علاقہ میں امریکہ اور کینیڈا کا بارڈر بھی یہی جھیل بناتی ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ کینیڈا کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ اونٹاریو (Ontario) کا نام اسی جھیل کے نام پر رکھا گیا ہے۔

حضور انور ازراہ شفقت Upper Deck پر تشریف لائے اور خدام کی تصاویر بھی لیں۔ اس کے بعد حضور واپس نیچے لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

کشتی کی سیر کے بعد حضور انور ٹورانٹو کو ساری دنیا میں متعارف کرانے والی اور دنیا کی بلند ترین عمارت CN Tower دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ٹاور 553 میٹر (1,815 فٹ) بلند ہے۔ اس سے دوسرے نمبر پر بلند ماسکو کا Ostankino Tower ہے جو 540 میٹر (1,771 فٹ) ہے اور تیسرے نمبر پر بلند ترین عمارت شکاگو امریکہ کا سینٹر ٹاور (Centre Tower) ہے جو 520 میٹر (1.707 فٹ) بلند ہے۔ 1995ء میں امریکن سوسائٹی آف سول انجینئرز نے CN Tower کو جدید دنیا کے سات عجائبات (Seven Wonders of the Modern World) میں شمار کیا ہے۔

CN Tower کینیڈا کی ریلوے کمپنی (Canadian National) نے کینیڈا کی انڈسٹری کی مہارت کا مظاہرہ کرنے کے لئے تعمیر کیا تھا۔ اس کی تعمیر کے لئے 1,537 ورکرز ہفتے میں پانچ دن، چوبیس گھنٹے روزانہ، سوا تین سال تک کام کرتے رہے۔ اس ٹاور کی تعمیر پر اُس وقت 63 ملین ڈالرز لاگت آئی تھی۔ آج کل کے حساب سے یہ رقم 300 ملین بنتی ہے۔

ٹاور پر جانے کے لئے 6 تیز رفتار کھٹولے (Elevators) ہیں جو 58 سیکنڈ میں ٹاور کے Observation Deck پر پہنچ جاتی ہے جو 346 میٹر کی بلندی پر ہے یعنی 1,136 فٹ پر)

یہاں سے آگے صرف ایک Elevator ٹاور کے بلند ترین مقام Sky Pod پر لے جاتا ہے جو 447 میٹر (1465 فٹ) پر ہے۔

ٹاور کے آبزرویشن ڈیک پر کافی کھلی جگہ بنائی گئی ہے جہاں لوگ چاروں طرف پھر کر ٹورانٹو شہر اور جھیل اونٹاریو کے مناظر سے چاروں طرف سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔ اس بلندی پر سے سڑکوں پر رینگتی ہوئی کاریں بچوں کی چھوٹی گاڑیاں معلوم ہوتی ہیں اور جھیل میں چلنے والی بڑی بڑی کشتیاں چھوٹی چھوٹی کاغذی کشتیاں لگتی ہیں۔

حضور انور کے ٹاور کی سیر کے لئے تشریف لانے کا جب ٹاور کی انتظامیہ کو علم ہوا تو انہوں نے جماعت کے نمائندہ کو کہا کہ آپ کو نہ بکنگ کرانے کی ضرورت ہے اور نہ ٹکٹ خریدنے کی۔ حضور انور (His Holiness) کا ٹاور پر تشریف لانا ہماری عزت افزائی ہے اور یہ کہ حضور ٹاور کا ٹور انتظامیہ کے نہایت قابل احترام مہمان کے طور پر کریں گے۔ چنانچہ انتظامیہ کو حضور انور کی متوقع آمد کی اطلاع دی گئی تو ان کا استقبالیہ وفد باہر سڑک پر آگیا اور جب ٹاور کے سامنے پہنچ کر حضور انور کار سے باہر تشریف لائے تو استقبالیہ وفد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بعد میں ایک آفیسر سارے وزٹ کے دوران ساتھ رہے اور حضور انور کے استفسارات کے جواب دیتے رہے۔

حضور انور نے ٹاور کے آبزرویشن ڈیک پر چاروں طرف پھر کر اردگرد کے مناظر دیکھے اور ٹاور کی انتظامیہ کی طرف سے جو افسر حضور کی مشایعت کے لئے آئے تھے ان سے حضور نے متعدد سوالات کئے۔ اس بلندی پر شیشے سے باہر پھرتے ہوئے ہوا اتنی تیز لگتی ہے کہ ٹوپیاں اڑنے سے بمشکل بچائی جاسکیں۔ ٹوپیوں کے اوپر مسلسل ہاتھ رکھنا پڑا۔

اس بلندی پر تیز ہوا کا یہ سلوک صرف ٹوپیوں سے ہی نہیں ہے بلکہ ٹاور کی عمارت سے بھی ہے۔ چنانچہ ٹاور کے مختلف حصوں پر جب ہوا کی رفتار 120 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے تو ایک آدھ جھونکا 200 میل فی گھنٹہ کا آتا ہے تو ٹاور کے بلندترین حصہ پر نصب انٹینا 1.07 میٹر (3.5 فٹ) اپنے مرکزی نقطہ سے مڑ جاتا ہے۔ Sky Pod، 0.46 میٹر (ڈیڑھ فٹ) اور Main DeckObservation، 0.229 میٹر (9 انچ) اپنے مرکزی نقطہ سے ہٹ جاتا ہے۔ چونکہ یہ لچک ٹاور کے ڈیزائن میں مدنظر رکھی گئی ہے اس لئے اس کا تیز ہوا میں اس طرح لرزنا کوئی خطرہ پیدا نہیں کرتا۔

ٹاور کے ایک حصہ میں فرش پر مضبوط شیشے کی سلیب (Glass Floor) لگائی گئی ہے جس میں سے نیچے زمین پر نظر پڑتی ہے تو کمزور دل افراد کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔ مگر بعض من چلے اس پر چڑھ کر چھلانگیں لگاتے ہیں اور اس پر لیٹ کر تصویریں بناتے ہیں۔ حضور انور نے بھی یہ حصہ بہت دلچسپی سے دیکھا۔

Main Deck کے بعد حضور انور ٹاور کے بلند ترین مقام Sky Pod پر بھی تشریف لے گئے اور اردگرد کے دور دور تک نظر آنے والے مناظر سے لطف اندوز ہوئے۔ اس کے بعد حضور انور واپس نیچے تشریف لے آئے۔

CN Tower کی سیر کے بعد حضور انور نے ٹورانٹو ڈاؤن ٹاؤن کے ایک حصہ کا ڈرائیونگ ٹور کیا۔ حضور انور یونیورسٹی ایونیو سے کوئینز پارک (Queens Park) تک گئے جو صوبائی اسمبلی کا صدر دفتر ہے۔ اور اس کے اردگرد یونیورسٹی آف ٹورانٹو کی عمارتیں ہیں۔ وہاں سے واپس آ کر قافلہ Gardiner Expressway اور ڈان ویلی پارک وے (Don Valley Pkwy) کے راستے سے مسجد بیت الحنیف پہنچا۔ جہاں ٹورانٹو ایسٹ جماعت کے احباب، خواتین اور بچے حضور انور کے منتظر تھے۔ بچے حضور انور کو دیکھتے ہی استقبالیہ نغمے گانے لگے اور احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور انور نے ایک قطار میں کھڑے اراکین مجلس عاملہ کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور بچوں اور بچیوں کے گروپس میں تشریف لے گئے جو باری باری استقبالیہ نغمے نہایت خوبصورت آواز میں گا رہے تھے۔ حضور انور نے بچوں میں قلم اور چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندر منتظر احباب میں تشریف لائے اور انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ پھر نچلے ہال میں منتظر خواتین میں تشریف لے گئے جہاں بیگم صاحبہ پہلے سے تشریف لے جاچکی تھیں۔

خواتین کے ہال سے واپس آ کر حضور انور مسجد سے قریب ہی واقع ایک احمدی دوست مکرم جاوید احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں وضو کرنے کے بعد مسجد تشریف لائے اور ڈیڑھ بجے کے قریب ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

دو بجے کے قریب حضور انور قیامگاہ کے لئے واپس روانہ ہوئے اور تین بجے قیامگاہ پہنچے۔

شام نو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے مغرب و عشاء کی نمازیں مسجد بیت الاسلام میں جمع کرکے پڑھائیں۔

۲۵ رجون ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

دوپہر ایک بجے حضور انور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائشگاہ Ahmadiyya Peace Village سے روانہ ہوئے اور ڈیڑھ بجے انٹرنیشنل سنٹر پہنچے۔ اس سنٹر کے ہال نمبر ۵ میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

یہ "انٹرنیشنل سنٹر" ٹورانٹو شہر کے جنوب مغرب میں واقع مسس ساگا (Mississaga) شہر اور ٹورانٹو Pearson Int. Airport کے نزدیک ائرپورٹ روڈ اور ڈیری روڈ (Deary Road) پر ایک وسیع نمائش گاہ ہے۔ اس میں پانچ بڑے وسیع ہال ہیں اور متعدد چھوٹے ہال، دفاتر اور متعلقہ سہولتیں ہیں۔ اس سنٹر کے ایک بڑے ہال نمبر ۵ جس میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا اس کا کل رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے۔ اس ہال میں 15 ہزار کے لگ بھگ آدمی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ حسن اتفاق سے اس ہال کا رخ قبلہ رُخ پر ہے اس لئے اس میں نماز کے لئے صفیں بنانا آسان ہے۔

ہال کا پہلا ایک تہائی حصہ مردوں کے لئے ریزرو کیا گیا تھا جس کے سامنے ایک چار فٹ اونچا سٹیج بنایا گیا تھا۔ حضور انور نے اس سٹیج پر ہی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

ہال کا دوسرا ایک تہائی حصہ خواتین کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ دونوں حصوں میں پروجیکشن سکرین کے ذریعہ ویڈیو پر خطبہ دکھایا جاتا رہا۔

MTA کے زیر انتظام یہ خطبہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر Live دکھایا گیا۔ دس ہزار سے زائد افراد نے انٹرنیشنل سنٹر میں حضور انور کی اقتداء میں خطبہ جمعہ سنا اور نماز جمعہ و عصر ادا کی۔

حضور انور نے نماز عصر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

شام چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتیں کیں۔ اس کے بعد فیملی ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا جو رات ۹ بجے تک جاری رہا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی 5 جماعتوں پیس ویلج، ونڈسر، ڈرھم، رچمنڈ ہل اور مس سی ساگا۔ اور جماعت احمدیہ یو۔ ایس۔ اے کی پانچ جماعتوں نیو جرسی، میری لینڈ، کیرولینا، فلوریڈا اور ورجینیا کی 48 فیملیز کے 312 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز 500 کلومیٹر سے 1500 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے ٹورانٹو پہنچی تھیں۔

سوا نو بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

۲۶ رجون ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں ہوئیں جو دوپہر 11:30 بجے تک جاری رہیں۔

کینیڈا کی پانچ جماعتیں پیس ویلج، ونڈسر، نارتھ یارک، مسی ساگا اور درھم کی ۲۴ فیملیز کے 144 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

11:30 بجے نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس سے میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے فرداً فرداً ہر سیکرٹری سے اس کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور موقع پر ساتھ ساتھ تفصیل سے ہدایات بھی دیں۔ یہ میٹنگ دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے بعد حضور انور نے نمائش ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا۔

1:45 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات تک جاری رہیں۔

ان فیملی ملاقاتوں میں کینیڈا کی دس جماعتوں مسی ساگا، کارنوال، ویسٹن ساؤتھ، وان، بریمپٹن، مارکھم، سسکاٹون، پیس ویلج، کیلگری، ٹورانٹو سنٹرل۔ اور امریکہ کی گیارہ جماعتوں ڈیٹرائٹ، اوہائیو، کیلیفورنیا، نیویارک، Vyoming، فلوریڈا، ورجینیا، جارجیا اور مشی گن کی 66 فیملیز کے 415 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پاکستان اور ناروے سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

رات ساڑھے نو بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ صفحہ (14)

کہ ایک شخص دوسرے کو اپنے فائدہ کیلئے قرض دیتا ہے تو وہ سود ہے لیکن اگر قرض لینے والا کچھ بڑھا کر دے تو یہ سود نہیں کہلائے گا۔

حضرت امیرالمومنین نے فرمایا حدیث میں آتا ہے کہ جو لوگ خاص طور پر امراء کا طبقہ اگر قرض لیکر اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول کریں تو یہ ظلم ہے نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ قرض کی ادائیگی کے خود سامان فرما دیتا ہے فرمایا آنحضرت ﷺ تو ایسے اشخاص کا جو قرض لیکر ادائیگی نہیں کرتے تھے جنازہ نہیں پڑھایا کرتے تھے۔ فرمایا تم میں سے ہر ایک اس بات کو اچھی طرح یاد رکھے کہ عدل کا تقاضہ یہ ہے کہ دَین واجب ادا کیا جائے تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کی ادائیگی میں سستی نہیں کرنی چاہئے قرضہ دنیا کی بلاؤں میں سے ایک سخت بلا ہے اور راحت اسی میں ہے کہ اس سے سبکدوش ہو جاؤ۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور نے فرمایا کہ کسی مقروض نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے قرضہ کی ادائیگی کا آسان نسخہ دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ استغفار کثرت سے پڑھا کرو فضول خرچی سے اجتناب کرو اور اگر ایک پیسہ بھی ملے تو قرض ادا کر دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرض کی ادائیگی کے تعلق سے قرآن حدیث کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI (R)

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

قوم پر سارا عذاب نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے ملاؤں کی وجہ سے نازل ہوا ہے

﴿محمد عظمت اللہ قریشی، سیکرٹری دعوۃ الی اللہ بنگلور﴾

خدا تعالیٰ کے نبیوں کی تاریخ میں یہود کا اپنا ایک ریکارڈ ہے یہ صرف منکر و مکذب ہی نہیں تھے بلکہ ہر ظلم وستم کو اور ہر غلیظ و پلید الزام کو جائز سمجھتے یہاں تک کہ خدا کے برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے تمام پلید ہتھیاروں کو آزما لینے کے بعد سولی تک لٹکا دیا تھا۔ آپؑ کی قوم تین سو سال تک ظلموں کا نشانہ بنتی رہی۔ یہود کے ان ظلموں کی پاداش میں اُن پر مختلف قسم کے عذاب آئے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا نام مغضوب رکھ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بد بخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی لیکن ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے صحابہ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر عمل پیرا ہوگا۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا یعنی عمل ختم ہو جائے گا اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں تو بظاہر آباد نظر آئیں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہونگے ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور اُنہی میں لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث کنز العمال)

جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تنزل کا ذکر فرمایا ہے وہاں حدیثوں میں پیشگوئی کرتے ہوئے اس بات کی خوش خبری بھی دی ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح کیلئے مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اے مسلمانو ان کا ماننا تمہاری نجات کیلئے ضروری ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں ضرور ضرور مسیح ابن مریم نازل ہوگا وہ تمام دینی اختلافات میں حَکَم بن کر فیصلہ کریگا اور اس کا فیصلہ حق و انصاف کا فیصلہ ہوگا۔ وہ صلیبی فتنہ کے زور کے وقت میں آئے گا اور اس فتنہ کو پاش پاش کردے گا مگر یہ سب کام دلائل اور براہین اور روحانی نشانوں کے ذریعہ ہوگا کیونکہ تلوار کی جنگ اور جزیہ اُس زمانہ میں موقوف ہو جائیگا.... ہاں ہاں اس وقت تمہاری کیسی اچھی حالت ہوگی جب مسیح تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہیں میں سے تمہارا ایک امام ہوگا''۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ بن مریم)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ بن مریم سے ملے، اس کے امام مہدی حکم اور عدل ہونے کی حالت میں، وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

(مسند احمد بن حنبل بروایت ابوہریرہؓ جلد ۲ صفحہ ۱۴۷)

اور پھر فرمایا: کہ اے مسلمانو جب تمہیں اس کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱- ابن ماجہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۳۱۰ سطر ۴ باب خروج المہدی)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اُسے پہچان لے اُسے میری طرف سے سلام کہے (درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ بحار الانوار)

مگر چونکہ مذکورہ بالا حدیثوں کے مطابق یہود صفت علماء کی طرف سے جھوٹے الزامات کے علاوہ مخالفت بھی ہونی ضروری تھی چنانچہ کتاب اقتراب الساعۃ میں نور الحسن خان صاحب فرماتے ہیں:

''یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا کہ اگر وہ آگئے سارے مقلد بھائی ان کے جانی دشمن بن جائیں گے ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے کہیں گے یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے''

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴)

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں باذنِ الٰہی یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود و امام مہدی معہود ہیں جس کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو دی ہے چنانچہ مہدی و مسیح سے متعلق جو نشان بیان ہوئے تھے وہ آپ کی ذات مبارکہ میں پورے ہوئے اور آپ کی قائم کردہ مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر اس سو سال کے اندر تمام ملکوں میں پھیل کر بیس کروڑ کی تعداد سے تجاوز کر رہی ہے اور رات دن بنی نوع انسان کی خدمت کر کے اسلام کے نور کو ان کے دلوں میں ڈال رہی ہے اور خدا تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جام سے وہ روحیں سرشار ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی اس جماعت میں خلافت اور بیعت المال کے نظام کو جاری فرمایا اس جماعت سے منسلک تمام افراد کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔

اس عرصہ میں دیوبندی جو جمعیۃ العلماء کے نام سے معروف ہیں نام نہاد تحفظ ختم نبوت کمیٹی کی دکان کھول کر گندم نما جو فروشی کر رہے ہیں ان کو فطرت کے مطابق یہودیوں کا قائمقام اس دور میں بنایا گیا ہے اور وہ اپنے اس یہودیانہ کردار کو خدا کی طرف سے آنے والے مسیح و مہدی کے خلاف خوب نبھا رہے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کی ایک غلیظ عادت یہ بھی تھی کہ وہ انبیاء علیہم السلام پر زناء کے جھوٹے الزامات بھی لگاتے تھے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت مریم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہاں تک کہ ان بدبختوں نے سرور کائنات فخر موجودات سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مطہر تک میں نہ صرف ایسی گستاخیاں کیں بلکہ سلمان رشدی و تسلیمہ نسرین جیسے آستین کے سانپوں کو زہر مہیا کیا۔

چنانچہ ان ملاؤں کے پیر و مرشد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جماعت احمدیہ کے خلیفہ اوّل الحاج حضرت مولانا حکیم نور الدینؓ صاحب کو مخاطب کر کے اخبار اہلحدیث ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء میں لکھتے ہیں کہ:

''ہمارا حق ہے یا نہیں کہ ہم آپ (یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کے مشن پر وہ سوالات کریں جو آپ کے رسول کی رسالت کے منافی ہوں جس طرح عیسائی اور آریہ وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اعتراض کرتے ہیں۔ (اخبار اہلحدیث ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء)

اب آیئے یہود و نصاریٰ و آریہ والے بلند مقام پر فائز شخص کی نسل کیا اعتراض کرتی ہے وہ پڑھئے نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹ کے نمبر ۱۸ کا الزام یہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا بیٹا بشیر الدین محمود اپنے خطبہ جمعہ میں کہتا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے۔ (لعنت اللہ علی الکاذبین) اگر انہوں نے کبھی زنا کر لیا تو کیا حرج ہے۔ (اخبار الفضل ۱۹۳۸ء)

نعوذ باللہ من ذالک یہ سب جھوٹے من گھڑت الزامات ہیں خدا کے فرستادہ، لوگوں کو گناہ سے نجات دلانے آتے ہیں نہ کے اس میں ملوث ہونے۔ ان یہود صفت ملاؤں کے جھوٹے الزامات کی نفی خود ان کے بزرگ کرتے ہیں۔

۱- علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد شمس العلماء مولانا سید میر حسن صاحب کی شہادت:

''حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں معروف ہوتے تھے بیٹھ کر کھڑے ہو کر ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی''۔

''... افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں''۔

(حیات طیبہ مولانا شیخ عبد القادر مرحوم صفحہ ۲۵)

۲- سیالکوٹ میں مالک مکان کے برادر میاں فضل دین صاحب کی روایت:۔

''آپ (حضرت مرزا صاحب) جب کچہری سے واپس تشریف لاتے تو دروازہ میں داخل ہونے کے بعد دروازہ کو پیچھے مڑ کر بند نہیں کرتے تھے تاکہ گلی میں اچانک کسی نامحرم عورت پر نظر نہ پڑے بلکہ دروازہ میں داخل ہوتے ہی دونوں ہاتھ پیچھے کر کے پہلے دروازہ بند کر لیتے تھے اور پھر پیچھے مڑ کر زنجیر لگایا کرتے تھے گھر میں سوائے قرآن مجید پڑھنے اور نمازوں میں لمبے لمبے سجدے کرنے کے اور آپ کا کوئی کام نہ تھا بعض آیات دیواروں پر لٹکا دیا کرتے تھے اور پھر ان پر غور کرتے رہتے تھے''۔ (حیات طیبہ صفحہ ۲۶-۲۷)

۳- مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کی رائے

اخبار وکیل امرتسر نے اپنی ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں لکھا:۔

''جبکہ ان کی (حضرت مرزا صاحب کی) عمر ۳۵-۳۶ سال کی عمر تھی ہم ان کو غیر معمولی مذہبی جوش میں سرشار پاتے ہیں وہ ایک سچے اور پاک باز مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اس کا دل دنیوی کششوں سے غیر متاثر ہے وہ خلوت میں انجمن اور انجمن میں خلوت کا لطف اٹھانے کی کوشش میں مصروف ہے ہم اُسے بے چین پاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہے جس کا پتہ فانی دنیا میں نہیں ملتا۔ اسلام اپنے گہرے رنگ کے ساتھ اس پر چھایا ہوا ہے کبھی وہ آریوں سے مباحثہ کرتا ہے کبھی جماعت اور حقیقت اسلام میں وہ بسیط کتابیں لکھتا ہے ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیار پور جو مباحثات انہوں نے کئے ان کا لطف اب تک دلوں سے محو نہیں ہوا غیر مذاہب کی تردید میں اور اسلام کی حمایت میں جو نادر کتاب انہوں نے

تصنیف کی تھیں ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوا اب تک نہیں اُترا" (اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی)

۴- سید ممتاز علی صاحب ایڈیٹر تہذیب النسواں (لاہور) میں لکھتے ہیں:-

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے ہم انہیں مذہبا مسیح موعود تو نہیں مانتے تھے لیکن ان کی ہدایت اور راہنمائی مردہ روحوں کیلئے واقعی مسیحائی تھی"۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۸۳، ۱۹۰۸ء)

۵- سرسید احمد خان لکھتے ہیں:

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کیوں لوگ پیچھے پڑے ہیں میں مانتا ہوں کہ آدمی نیک بخت نمازی اور پرہیزگار ہیں۔ یہی امر اُن کی بزرگداشت کو کافی ہے"۔

(مکتوبات سرسید صفحہ ۲۹۷)

۶- مولانا ظفر علی خان صاحب کے والد ماجد مولوی سراج الدین صاحب مالک ایڈیٹر اخبار زمیندار کی چشم دید شہادت، آپ لکھتے ہیں:-

"ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی آپ نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ (اور دیوبند کا جھوٹا خرافاتی مولوی گند سے بھرا جھوٹا الزام لگاتا ہے) گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہیں ہوئی مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے"۔ (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

۷- علامہ نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ تحریر کرتے ہیں:-

"اس میں کوئی کلام نہیں کہ انہوں نے (حضرت مرزا صاحب نے) یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھادی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اُسوۂ نبوی کا پرتو کہہ سکتے ہیں"۔ (بدر ۱۴ ستمبر ۱۹۶۱ء)

قارئین کرام خدا را غور کیجئے مسلمانوں کے جید پہاڑوں جیسی شخصیت کے حامل علماء کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نہایت برگزیدہ مقدس خدا رسیدہ بزرگ تھے اور اسوۂ نبوی کا پرتو تھے۔

سو سال بعد آنے والا نام نہاد تحفظ ختم نبوت و جمعیۃ العلماء کا خرافاتی ملا جو اُس کے اپنے بزرگوں کی جوتیوں کی دھول جھاڑنے کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ کتنا جھوٹا و دھوکہ باز ہے اور کیسی اُس کی غلیظ فطرت ہے کہ اپنے بزرگ علماء کی عینی شہادتوں تک کو نہیں مانتا۔ صرف اس لئے کہ اگر وہ سچی بات مان لے اور عوام سے کہہ دے کہ حضرت مرزا صاحب نہایت صادق تھے اور پکے مسلمان تھے وہ خدا رسیدہ تھے تو اسے خطرہ ہے کہ کہیں اس کا کروفر اور پگڑی خاک میں نہ مل جائے اس لئے آج کا ملا جو دنیا دار ہے ایک برگزیدہ خدا کے مہدی و مسیح موعود کی تکذیب کر کے دنیا کما رہا ہے آخرت کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتا۔ اور نیکوں کا دل دکھاتا ہے اور شان ہے جھوٹ کے گند پر پل رہا ہے۔

ذرا غور کیجئے ایک ایسا شخص جس کا دعویٰ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے اُسے غلبۂ اسلام کیلئے امام مہدی و مسیح موعود و مہدی موعود بنا کر بھیجا ہے۔ اور جس کی زندگی کا ہر لمحہ دشمنان اسلام سے روحانی جنگوں میں کٹ گیا۔ اسلام کی تائید و حمایت میں کتابیں لکھنا ہزارہا ہزار اشتہارات چھاپنا وعظ و نصیحت کرنا۔ دشمنان اسلام سے مباحثے و مناظرے کرنا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑے بڑے مجاہدے کرنا پنجگانہ نماز اور تہجد کا التزام کرنا۔ بیوی بچوں کا خیال رکھنا اور پھر جس کے مرید اس کی زندگی میں چار لاکھ سے زیادہ ہوں اور ایک بھاری تعداد ان مریدوں کی ہر گھڑی اُس کے آگے پیچھے پروانوں کی طرح ساتھ لگی ہو اور ہر حرکت پر نظر رکھتی ہو۔ کیا ایسے شخص کو لغو کاموں کیلئے وقت مل سکتا ہے؟ کیا ایسے لوگوں کے دلوں میں لغو اور گناہ کا خیال بھی آسکتا ہے؟ پس ان ملاؤں کا طرز عمل وہی ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں یہود و نصاریٰ کا طرز عمل اور آدم کے مقابلہ میں ابلیس کا طرز عمل تھا۔ اُسی چیز کو لیکر اور اُسی ہتھیار کو لیکر آج کا ملا حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کے مقابلہ میں کھڑا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہود و نصاریٰ کا خطاب دیا اور ان کے پیر و مرشد (یعنی ثناءاللہ صاحب امرتسری) نے اپنے یہود و آریہ ہونے کی تصدیق اپنے قلم سے کی۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے خدا رسیدہ صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعلق مسلمانوں کے نامور صحافیوں ادیبوں اور بزرگوں کے تاثرات و خیالات ملاحظہ فرمائیں۔

نامور ادیب جناب ایم اسلم صاحب کے تاثرات:-

"صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی مل کر ہمیں از حد مسرت ہوئی صاحبزادہ صاحب نہایت ہی خلیق اور سادگی پسند انسان ہیں علاوہ خوش خلقی کے کہیں بڑی حد تک معاملہ فہم اور مدبر بھی ہیں... صاحبزادہ صاحب کا زہد و اتقا اور ان کی وسعت خیالانہ سادگی ہمیشہ مجھے یاد رہے گی۔

(تاثرات قادیان صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

خواجہ حسن نظامی صاحب فرماتے ہیں:-

"اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا ہے اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں"۔ (اخبار عادل دہلی ۲۴ اپریل ۱۹۳۳ء)

مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور دیوبندی احراریوں سے مخاطب ہو کر لکھتے ہیں:

"احراریو کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ تم میں سے کوئی ہے جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے؟ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من، دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ میں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا یہ میں ضرور کہوں گا کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے تو پہلے قرآن سیکھو۔ مبلغ تیار کرو۔ عربی مدرسے جاری کرو غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو"۔

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۷، ۱۹۵ مولفہ مولوی مظہر علی اظہر)

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر صدق جدید لکھنؤ نے آپ کی وفات پر خراج تحسین و عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا:

"قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں۔ اُن کا اللہ انہیں صلہ دے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اُس کا بھی ایک بلند ممتاز مرتبہ ہے"

(صدق جدید لکھنؤ ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء)

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار لکھنؤ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تفسیر کبیر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا::

"یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے آپ کی تبحر علمی آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فراست آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔

(ملاحظات نیاز فتح پوری صفحہ ۱۲۵)

اخبار العمران دمشق زیر عنوان مہدی دمشق میں رقمطراز ہے:

"ابھی آپ (حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب) کے دارالخلافہ (دمشق-ناقل) میں تشریف لانے کی خبر شائع ہی ہوئی تھی کہ بہت سے علماء فضلاء آپ کے ساتھ گفتگو کرنے اور آپ کی دعوت کے متعلق آپ سے مناظرہ اور مباحثہ کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں پہنچ گئے اور انہوں نے آپ کو بہت عمیق ریسرچ رکھنے والا شریعت الٰہیہ کی حکمت اور فلسفہ سے واقف شخص پایا۔

(مجریہ ۱۱ اگست ۱۹۲۴ء)

اخبار القبس دمشق (شام) لکھتا ہے:

"ہم نے ان سے ملاقات کے دوران ان کے بڑے علم و فضل و آداب اور اسلامی مصالح و معاملات کے متعلق بہت بڑی غیرت کا مشاہدہ کیا"

(مجریہ ۱۸ اگست ۱۹۲۴ء)

پس اگر کوئی دیانتداری اور خدا خوفی سے مندرجہ بالا حوالوں کا ملاؤں کے الزام سے موازنہ کریگا تو یقیناً اس کی روح ان جھوٹے ملاؤں کو یہودی کہہ کر لعنت ڈالے گی۔ اور جماعت احمدیہ کی صداقت کی دل سے قائل ہوگی۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور ہر ایک بدعملی سے شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے.... ہر ایک زانی فاسق شرابی خونی چور قمار باز خائن مرتشی غاصب ظالم دروغ گو جعل ساز اور ان کا ہم نشیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۷-۲۸)

پس مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ ہماری ان سب باتوں کو دھیان میں رکھیں اور ملاؤں کی جھوٹی پُر فریب باتوں میں نہ آئیں اور نہ ان کے جھوٹے بیہودہ الزامات کو سچ سمجھیں۔ اگر یہ لوگ سچے ہوتے تو یقیناً جماعت احمدیہ کی صداقت سے آپ کو آگاہ کرتے خود بھی اس روحانی جماعت میں شامل ہوتے اور آپ کو بھی شامل ہونے کی طرف توجہ دلاتے۔ اگر ایسا ہوتا تو آج قوم کو یہ ادبار و تنزل کا دور دیکھنا نہ پڑتا اسلام بھی غالب آجاتا۔ چونکہ گذشتہ سو سال سے خدا کے فرستادہ امام مہدی علیہ السلام کا انکار مولوی کرتے ہوئے حق کی قبولیت میں رکاوٹ بنا ہوا ہے اور سو سال سے قوم مسلم مختلف عذابوں میں گھر گئی ہے۔ خدا راحق کی طرف لوٹیں اور امام الزمان کو قبول کریں۔

اُذْكُرُوا مَوْتٰكُمْ بِالْخَيْر

میری اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم سنوری صاحبہ کا ذکر خیر

............(مسعود احمد خورشید سنوری امریکہ)............

میری اہلیہ ناصرہ بیگم آف کراچی حال امریکہ دختر محترم حضرت بابو عبد الغفور صاحب مرحوم ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد و حضرت نور بی بی صاحبہ مرحومہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ 21 دسمبر 1921ء بمقام اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد پاکستان پیدا ہوئیں اور 8 نومبر 2003 بمقام BURKE ورجینیا امریکہ وفات پائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناصرہ بیگم صاحبہ کی والدہ محترمہ 1932ء میں جبکہ ناصرہ کی عمر تقریباً دس سال تھی اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے کریم سے جا ملیں اور قادیان کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ ناصرہ بیگم صاحبہ کے والد محترم حضرت بابو عبد الغفور صاحب مرحوم جنوری 1938 میں جبکہ ناصرہ کی عمر تقریباً سولہ سال کی تھی وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

واقف زندگی بیٹا

ناصرہ بیگم کی پیدائش سے قبل اِن کے والد حضرت بابو عبد الغفور صاحب مرحوم دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں بیٹا عطا فرمائے تو اُس کو واقف زندگی بنائیں گے اور وہ دین کی خدمت کرے۔ لیکن جب لڑکی پیدا ہوئی تو اُنہوں نے نام رکھنے کی حضرت مصلح موعودؓ سے درخواست کی اور لکھا کہ میں نے دعائیں کی تھیں کہ اللہ تعالیٰ بیٹا عطا کرے تو اُس کو واقف زندگی بنائیں تا کہ اسلام کی خدمت کرے لیکن لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضورؓ نے ناصرہ نام تجویز فرمایا اور تحریر فرمایا کہ حضرت مریم کی والدہ نے بھی بیٹے کے لئے دُعائیں کی تھیں لیکن لڑکی پیدا ہوئی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس چیز کو جنم دیا ہے اور نر مادہ کی طرح نہیں ہوتا" اور ان کو تسلی دی۔ الحمد للہ کہ میری اہلیہ کو اپنی طویل زندگی وقف زندگی کے رنگ میں ہی گزارنے کی توفیق ملی۔

تعلیم

بچپن میں قادیان میں ہی پہلی جماعت میں داخلہ سے بعد کئی سال تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد چونکہ ان کی والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی اس لئے والد صاحب ایبٹ آباد لے گئے اور وہاں سکول میں داخل کرا دیا

حضرت بابو صاحب زندگی کے آخری ایام میں بیماری کی وجہ سے قادیان رہائش پذیر تھے جہاں جنوری ۱۹۳۸ء میں ان کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد ناصرہ بیگم صاحبہ اپنے ماموں حضرت منشی نور محمد صاحب صحابیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ نظارت بیت المال قادیان میں کام کرتے تھے کے ہاں مقیم ہوئیں۔ انہوں نے ان کو جامعہ نصرت قادیان میں داخل کرا دیا جہاں کئی سال انہوں نے دینی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ ذکیہ صنعتی سکول قادیان میں کئی سال دستکاری کا کام سیکھا۔

نکاح اور شادی

مورخہ ۵ فروری ۱۹۴۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کا نکاح میرے ساتھ پڑھا۔ چونکہ یہ یتیم تھیں اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی ولایت میں نکاح کا اعلان فرمایا۔

قادیان میں ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء کو رخصتانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ، حضرت پھوپھا جان کے مکان واقع محلہ دارالرحمت پر تشریف لائے اور دعا کرائی اور مجھے نصیحت فرمائی کہ یہ ہماری بیٹی ہے اس کا خیال رکھنا۔ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء سے ۸ نومبر ۲۰۰۳ء تک ہماری رفاقت جاری رہی۔ (تقریباً ساڑھے باسٹھ سال)

اولاد

اللہ تعالیٰ نے ناصرہ بیگم صاحبہ کے بطن سے ہمیں گیارہ بچے عطا فرمائے۔ عزیزہ راشدہ جس کی شادی اپریل ۱۹۷۵ء میں عزیزم منصور احمد صاحب ہمارے بھتیجے سے ہوئی تھی اکتوبر ۱۹۷۹ء میں بعمر ۲۹ سال اسلام آباد پاکستان میں انتقال کر گئیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ عزیزہ راشدہ کی وفات کا انہیں جو صدمہ پہنچا اس سے بلڈ شوگر کی بیماری ہوگئی لیکن انتہائی صبر کا نمونہ دکھلایا۔ ۹ مارچ ۱۹۹۳ء کو ہمارے بھانجے عزیزم انوار احمد صاحب کی سعودی عرب میں وفات ہوئی جو کہ ہماری بیٹی عزیزہ مبارکہ کے خاوند تھے ان دنوں ناصرہ بیگم صاحبہ امریکہ میں مقیم تھیں۔ ان کی وفات پر بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر صبر کا نمونہ دکھلایا۔ وفات کے وقت بفضلہٖ تعالیٰ جو اولاد چھوڑی ہے وہ یہ ہے:

چار بیٹے، چار بیٹیاں، چار پوتے، آٹھ پوتیاں دس نواسے، تین نواسیاں، آٹھ پڑنواسے اور پڑ نواسیاں، کل تعداد اکتالیس ماشاء اللہ۔

خدمت دین متین

ہماری شادی کے بعد جب ناصرہ بیگم نے حضرت محترمہ سیدہ اُمِ طاہر صاحبہؓ سے ملاقات کی اور اپنے کوئٹہ جانے کا بتلایا تو حضرت محترمہ سیدہ ام طاہر صاحبہ نے فرمایا کہ آپ جہاں بھی جائیں یا جہاں بھی رہیں وہاں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم نہ ہو تو قائم کرنا چنانچہ سیدہ مرحومہ کے اس فرمان کی دل و جان سے تعمیل کرتی رہیں جب ۱۹۴۳ء میں کوئٹہ گئیں تو وہاں چند سال لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت خدمت بجالاتی رہیں اور ستمبر ۱۹۵۶ء میں جب ہم کراچی آ گئے اور حلقہ ناظم آباد میں رہائش اختیار کی تو وہاں محترمہ بیگم عیسیٰ بھاگلپوری سے مل کر تنظیم قائم کی اور بطور جنرل سیکرٹری خدمت بجالانی شروع کی یہ حلقہ وسعت اختیار کرتا گیا اور ماڑی پور گولیمار اور منگھو پیر کے علاقے اس کے ساتھ شامل ہو گئے اس وقت کارکردگی کے لحاظ سے کراچی کے تمام حلقہ جات کے مقابلہ میں ناظم آباد اوّل قرار پایا اور بطور انعام کپ ملا ہمارا پی ای سی ایچ سوسائٹی کا مکان مکمل ہونے پر ہم وہاں منتقل ہو گئے۔ ناظم آباد میں ہمارا قیام تقریباً ۶ سال رہا تھا۔ کراچی میں ہمارا قیام ستمبر ۱۹۵۶ء سے امریکہ روانگی تک یعنی ۱۹۹۱ء تک رہا۔ کراچی میں ۳۵ سالہ قیام کے دوران خدمات بجالانے کی جو سعادت نصیب ہوئی ان کا مختصر تذکرہ یہ ہے:-

۱- جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ ناظم آباد، ۱۹۶۳ء تک تقریباً ۶ سال۔

۲- جنرل سیکرٹری حلقہ PECH کئی سال تک

۳- سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی۔ اس عہدے پر محترمہ بیگم شاہنواز نے مقرر کیا اور تقریباً ۴ سال اس عہدے پر کام کیا۔

۴- ۱۹۶۶ء میں انہیں نائب صدر موصیات کے عہدہ پر بھی مامور کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں لجنات نے وصیت فارم پُر کئے اور وصیت کروائی اُن فارموں پر انہی کی تصدیق ہوتی تھی۔ دوسری بار پھر ۱۹۷۵ء میں بھی نائب صدر رہوئیں۔

۵- تین سالوں میں بفضلہٖ تعالیٰ دو دو ہفتے کیلئے وقف عارضی کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱- بنی سررود سندھ۔ ۲- بشیر آباد سٹیٹ سندھ۔ ۳- مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ ہر جگہ بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۶- لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی بطور قائم مقام صدر ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۲ء تک تقریباً ۳ سال خدمت کی توفیق ملی اور ۱۹۷۲ء میں انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ایک ماہ ہسپتال داخل رہیں۔ خدا تعالیٰ نے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ اس کے بعد صحت ہونے پر صدر ضلع کراچی کا عہدہ محترمہ جنابہ نصیرہ ظفر صاحبہ کے سپرد کر دیا اور بفضلہٖ تعالیٰ پھر بھی بطور نائب صدر ضلع کراچی، صدر لجنہ سوسائٹی، نگران حلقہ جات خدمات بجالاتی رہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے ۵۰ سالہ جشن کی تقریب کے موقعہ پر انہیں محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جنابہ حضرت سیدہ مریم صدیقہؓ کے دستخطوں سے سند خوشنودی عطا ہوئی۔

ناصرہ بیگم کے ہر قول اور ہر فعل سے اظہار ہوتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہیں اور اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کے فرمان کی دل و جان سے پابند ہیں۔ ہمیشہ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر الحمد للہ اور اللہ کا شکر ہے کے الفاظ زبان سے ادا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد، حضرت ام المؤمنین، خلفائے کرام کی عزت کرنا اور تمام احکام کی پیروی کرنا فرض سمجھتی تھیں۔ خلیفۂ وقت کے لئے اور تمام جماعت احمدیہ کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتی تھیں۔

نوافل، نمازیں اور تلاوت قرآن کریم آخری بیماری تک ادا کرتی رہیں۔ کچھ سورتیں خاص طور سے سورۃ المزمل زبانی یاد تھیں اور سورۃ المزمل پڑھا کرتیں۔ قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بابرکت قصیدہ ہے زبانی یاد کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔

اٹلانٹا میں ۱۴ جون ۲۰۰۳ء کی صبح کو جب ناصرہ بیگم فجر کی نماز کے لئے بستر سے اٹھیں تو بستر کی سائیڈ پر گر گئیں اور دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی اسی وقت ہسپتال لے جایا گیا وہاں ہسپتال میں ۳۴ روز علاج ہوا ٹانگ پر پلستر لگایا گیا لیکن پلستر کا لگانا کامیاب نہ ہوا۔ اسی دوران تین مرتبہ ہارٹ اٹیک ہوا سب علاج جواب دے گئے اور مورخہ ۸ نومبر (۱۳ رمضان المبارک) کی شام کو ۷:۵۵ بجے ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ناصرہ بیگم صاحبہ نے بفضلہٖ تعالیٰ ساری عمر خلق خدا کی خدمت کو اپنا نصب العین بنا کر رکھا۔ ۸ نومبر ۲۰۰۳ء کو آدھی رات کے بعد ان کا جنازہ FUNERAL HOME لے جایا گیا اور ربوہ پاکستان بھجوانے کے لئے انتظامات شروع ہوئے۔ مورخہ ۱۴ نومبر ۲۰۰۳ کو جمعہ کے روز تابوت کو مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن لے جایا گیا وہاں پر جمعہ کی نماز کے بعد مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۷ نومبر ۲۰۰۳ء کی صبح کو تابوت ربوہ پہنچا اور دارالضیافت میں صبح ۹ بجے کھولا گیا اور مستورات اور خاندان کے افراد نے چہرہ دیکھا بہت سی قابل قدر ہستیاں تشریف لائیں جن میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان بھی شامل تھیں جنہوں نے تعزیت کے جذبات اور دُعاؤں سے نوازا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ساڑھے دس بجے صبح احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی تقریباً ۱۵۰ افراد نماز جنازہ میں شامل ہوئے اس کے بعد تابوت بہشتی مقبرہ لے جایا گیا مرحومہ موصیہ تھیں وصیت نمبر ۶۱۶۰، قطعہ نمبر ۱۷ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مولانا لطف الرحمٰن صاحب نے دعا کرائی۔

اے خُدا بر تربت اُو بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز مارا از بلاہائے محفوظ دار
تکیہ گاہے ما توئی اے قادر و رب کریم

قادیان میں نومبائعین کا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

(برائے پنجاب، ہماچل، ہریانہ اور راجستھان)

امسال قادیان میں نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے ۱۵روزہ ۵واں تربیتی کیمپ ۱۱تا۲۵ جون کو لگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق نومبائعین کی تعلیم وتربیت کیلئے سن 2000ء سے قادیان میں تربیتی کیمپ جاری ہے۔

اعداد وشمار و دیگر انتظامات کے لحاظ سے یہ کیمپ اس سے پہلے منعقد ہونے والے چاروں کیمپوں کے مقابل پر زیادہ کامیاب اور زیادہ منظم نظر آتا ہے۔ اور ہر پہلو سے بہتری کی کوشش کی گئی ہے۔ اللھم زد فزد۔ جون 2000ء میں منعقدہ پہلے کیمپ میں شریک طلباء کی تعداد صرف 65 تھی اور 2001ء میں منعقدہ دوسرے کیمپ کے موقعہ پر 185 طلباء 65 طالبات سمیت 250 تک تعداد پہنچی۔ 2002ء میں منعقدہ تیسرے کیمپ کے موقعہ پر 221 طلباء اور 86 طالبات شریک تھیں۔ کل تعداد 307 تھی اور 2003ء میں 227 طلباء اور 92 طالبات کیمپ میں شریک ہوئے۔ کل 319 طلباء وطالبات۔ اور امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء کی تعداد 265 اور طالبات کی تعداد 85 ہے۔ یعنی کل شرکاء کی تعداد 371 ہے۔ اگر ان نومبائعین کے ساتھ آئے ہوئے معلمین مبلغین اور انصار اللہ کے عہدیداروں کو بھی شامل کیا جائے تو شرکاء کیمپ کی مجموعی تعداد 425 سے زائد ہے۔ طلباء کی تعداد میں تدریجی اضافہ کے ساتھ ساتھ اسی تناسب سے انتظامات میں بھی تدریجی ترقی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ اور مسلسل بہتری کی طرف رواں دواں ہے۔ جس کیلئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم شکریہ و دُعا کے مستحق ہیں آپ کو گذشتہ چاروں کیمپوں کے موقعہ پر بطور نگران اعلیٰ خدمت کی توفیق ملی اور درس وتدریس اور تعلیم وتربیت کے لئے جامع اور متوازن نصاب مرتب کرنے و دیگر کاموں میں محترم موصوف کی دلچسپی وتعاون خاص طور پر شامل رہا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امسال نگران اعلیٰ کے فرائض مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نومبائعین نے سرانجام دیئے

شرکاء کیمپ کی صوبہ وار تعداد:

پنجاب 248، ہماچل 16، ہریانہ 94، راجستھان 9، اترانچل 4 کل میزان=371

اراکین انصار اللہ، معلمین اور ان کی فیملیز (جن میں سے بعض نو مبائعات ہیں): 54 مجموعی تعداد 425

افتتاحی اجلاس

پروگرام کے مطابق 10 جون کی شام تک نومبائعین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ قادیان کا ماحول اجتماع کا منظر پیش کر رہا تھا۔ مساجد، بیت الدعا، بہشتی مقبرہ، دیگر مقامات مقدسہ سے ان نو واردین نے استفادہ کیا۔ ان نومبائعین کے ایمان اور اخلاص اور جذبہ فدائیت کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے دلوں میں ان مبلغوں معلموں اور داعیان الی اللہ کیلئے دُعاؤں کی تحریک ہوتی ہے کہ جنہوں نے ان کی تعلیم وتربیت میں حد درجہ جدو جہد کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ اس موقعہ پر ہم ان درویشان کرام وعلماء جماعت کو نہایت ممنونیت کے جذبہ کے ساتھ یاد کرتے ہیں جنہوں نے نامساعد حالات میں، غربت وافلاس کا مقابلہ کرتے ہوئے مضافات قادیان اور پڑوسی صوبوں میں تبلیغ دعوت الی اللہ کا بیڑا اٹھایا۔ دراصل انہی کی کوششوں کے ثمرات ہیں جن سے آج ہم متمتع ہو رہے ہیں۔

اس کیمپ کا باضابطہ افتتاح 12 جون بروز ہفتہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں ہوا۔ اس موقعہ پر صدر اجلاس کے علاوہ محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت و محترم محمود احمد صاحب خادم نے بھی شرکاء کیمپ کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

قیام وطعام

شرکاء کیمپ کے قیام کا انتظام طلباء کے لئے جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اور طالبات کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول میں کیا گیا تھا جبکہ طعام کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا۔

ڈیوٹیوں کی تقسیم اور عارضی دفاتر کا اہتمام:

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نومبائعین کو اس کیمپ کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا اور ساتھ ہی مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم افسر دار الضیافت اور مکرم مولوی عطاء الٰہی احسن صاحب غوری کو نگران انتظامی امور اور خاکسار زین الدین حامد کو نگران تعلیمی وتربیتی امور اور محترمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو نگران تعلیمی وتربیتی وانتظامی امور برائے طالبات مقرر فرمایا۔

جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹیوں کی تقسیم کے علاوہ مختلف دفاتر کا قیام بھی قابل ذکر ہے۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں دفتر تربیتی وتعلیمی امور، دفتر خدمت خلق، دفتر طبی امداد، دفتر آب رسانی، دفتر برائے بجلی و جنریٹر اور احاطہ دار الضیافت میں دفتر برائے انتظامی امور قائم کئے گئے تھے۔ ان دفاتر کے قیام سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اور ۲۴ گھنٹے انتظامات کی نگرانی ہوتی رہی۔ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر، مکرم شاہد احمد صاحب ندیم اور مکرم تبریز احمد صاحب ظفر، مکرم محمد موسیٰ صاحب گجراتی، مکرم اظہر احمد صاحب خادم، مکرم بشارت احمد صاحب ندیم، مکرم عبدالرزاق صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب عارف، مکرم عبدالعلیم صاحب ملکانہ، مکرم مولوی سید مبشر احمد صاحب عامل، مکرم حافظ اسلام الدین صاحب، مکرم ماسٹر یعقوب احمد صاحب جاوید، مکرم ناصر محمود صاحب، مکرم ملک منیر احمد صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب عارف، مکرم سید عبدالہادی کاشف، مکرم عبدالسلام صاحب طارق کو مختلف شعبہ جات کے منتظم کی حیثیت سے اور محترمہ امۃ القدوس فضل صاحبہ کو بطور منتظمہ طالبات خدمات کی توفیق ملی۔

مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ قادیان اور لجنہ اماء اللہ نے کماحقہ دن رات ڈیوٹیاں دیں۔

کیمپ کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں کیمپ کی کامیابی اور گرمی کی شدت کا ذکر کرکے موسم کے خوش گوار ہونے کیلئے فیکس بھجوائی گئی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کے نتیجہ میں توقع سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اس کیمپ کو کامیاب بنایا ہے اور موسم کو بھی نہایت سازگار اور موزوں بنایا جبکہ جون کے مہینہ میں اس قسم کے خوشگوار موسم کی توقع نہیں ہوتی۔ الحمد للہ

شعبہ رجسٹریشن: تمام شرکاء کیمپ کے اسماء باقاعدہ رجسٹر کرکے ان کو خوبصورت رجسٹریشن کارڈ ایشو کیا گیا۔

تعلیمی کلاسز اور علماء و بزرگان کی تقاریر

خدام واطفال کے لئے الگ الگ کلاس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تاہم حضور انور کے خطبات وخطابات سے اقتباسات پر مشتمل پروگرام، تقریر اور مقامات مقدسہ کا تعارف وغیرہ مشترکہ طور پر ہوتے رہے۔ تقریر کے لئے جو وقت مقرر تھا اسمیں مختلف علماء اور بزرگان سلسلہ تشریف لاتے رہے اور مقررہ عناوین پر تقریر کرتے رہے۔ اور مدرسین بھی اپنی مقررہ گھنٹیوں میں مقررہ نصاب کے مطابق کلاس لیتے رہے۔ اس مرتبہ یسرنا القرآن کی ایک گھنٹی کا بھی اضافہ کیا گیا تھا۔

علمی وورزشی مقابلہ جات: نومبائعین کے علمی ذوق بڑھانے اور ان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم، نظم، اذان اور تقریر کے مقابلے کرائے گئے۔ نومبائع خدام واطفال نے ان پروگراموں میں بہت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ مکرم مولوی سید عبدالہادی صاحب کاشف، مکرم تبریز احمد صاحب ظفر، مکرم وسیم احمد صاحب صابر، عزیز شفقت محمود صاحب اور عزیز خورشید احمد صاحب بھٹی نے اس سلسلہ میں انتظامیہ کے ساتھ خصوصی تعاون دیا۔ اسی طرح مکرم عبدالسلام صاحب طارق کی نگرانی میں فٹ بال، والی بال، کبڈی، دوڑ 100 میٹر کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ ان میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اختتامی تقریب کے موقعہ پر انعامات بھی دیئے گئے۔ مکرم مولوی عبدالعلیم صاحب آفتاب کو اس شعبہ میں خصوصی تعاون کا موقعہ ملا۔ جزاھم اللہ جمیعا

خطبات امام: حضرت امیر المومنین کے خطبات وخطابات کے اہم اقتباسات کی ویڈیو دکھانے کے ساتھ ساتھ live نشر ہونے والے خطبہ جمعہ سنانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ شرکاء کیمپ کو تین جمعہ قادیان میں پڑھنے کا موقعہ ملا اور حضور انور کے خطبات براہ راست دیکھنے اور سننے کی سعادت ملی۔ الحمد للہ

نمازوں کی پابندی: شرکاء کیمپ کو نمازوں کی پابندی کرنے کیلئے خصوصی توجہ دی گئی۔ چنانچہ کم وبیش تمام طلباء نمازوں کی پابندی کرتے ہوئے مختلف مساجد میں نماز ادا کرتے رہے اور درسوں میں بھی شامل ہوتے رہے۔ اس سلسلہ میں مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے معلمین ومبلغین کرام نے بھرپور تعاون کیا۔

مقامات مقدسہ کا تعارف: یہ تربیتی کیمپ کے اہم ترین پروگرام میں سے ایک ہے۔ اس پروگرام کے تحت طلباء کو باری باری قادیان کے مختلف مقامات پر لے جایا جاتا رہا۔ اور ان بچوں کی راہنمائی کی گئی اور تاریخی حوالہ سے ان کو مقامات کا تعارف کروایا گیا اور اسکی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ محترم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز نے خصوصی تعاون فرمایا۔

طبی امداد: دوران کیمپ، شرکاء کیمپ کو عند الضرورت طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے حسب سابق امسال بھی ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق اس سنٹر سے 15 دن میں 1015 مرتبہ شرکاء کیمپ نے فائدہ اٹھایا۔

درویشان قادیان کا ذکر خیر: پندرہ روزہ کیمپ کے دوران مختلف مواقع پر درویشان کرام سے شرکاء کیمپ کو متعارف کروایا گیا اور ان کی قربانیوں کا تذکرہ ہوتا رہا۔

دعائیہ خطوط دوران کیمپ طلباء کو حضور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے کی مشق کروائی گئی۔

امتحان۔ سند۔ انعامات: طے شدہ پروگرام کے مطابق 19 تاریخ کو تحریری امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور تمام طلباء کو Participation Certificate بھی Issue کیا گیا ہے۔ مکرم مولوی فضل اللہ صاحب قریشی اس شعبہ کے منتظم تھے

اختتامی تقریب وتقسیم انعامات: 25 جون 2004 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب وعشاء احاطہ جامعہ احمدیہ میں تربیتی کیمپ کے اختتامی اجلاس کا آغاز۔ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ

قادیان کی صدارت میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جو ایک نومبائع طفل نے کی۔ بعد ازاں ایک نومبائع خادم نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے مختصر رپورٹ پیش کی اور گزشتہ کیمپوں کی اعداد و شمار کی روشنی میں کیمپ کی تدریجی ترقی اور بہتری کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت و محترم محمد حمید کوثر قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد نے بھی موقعہ کی مناسبت سے نصائح کیں۔ بعدہ محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے حضور انور کا پیغام جو گذشتہ سال موصول ہوا تھا پیش کیا۔ اسی طرح محترم موصوف نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ جو ان دنوں حیدر آباد گئے ہوئے تھے کا پیغام جو بذریعہ فون موصول ہوا تھا سنایا۔ نیز آپ نے تربیتی کیمپ کے اس کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ساتھ ہی تمام افسران و منتظمین و معاونین کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ازاں بعد محترم صدر اجلاس نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے موقعہ کی مناسبت سے نصائح سے نوازا اور علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزشن حاصل کرنے والے نومبائع خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ 15 روزہ تربیتی کیمپ کی یہ اختتامی تقریب اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ۔ تمام نومبائع طلباء و بزرگان و افسران و مہمانان کرام اور منتظمین و معاونین کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اختتامی تقریب میں نومبائع طالبات کے لئے جامعہ احمدیہ کے ہال میں انتظام کیا گیا تھا جہاں T.V کی مدد سے جملہ پروگرام سے وہ مستفید ہوئیں۔

نومبائعات کی کلاس کی اختتامی تقریب اسی دن ۲۵ جون کی شام ۴ بجے نصرت لائبریری کے احاطہ میں منعقد ہوئی تھی اور اس موقعہ پر نومبائعات میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تربیتی کیمپ کے دور رس اور وسیع نیک اثرات مترتب ہو رہے ہیں اب تک کم و بیش ۱۵ طلباء اس تربیتی کیمپ سے متاثر ہو کر باقاعدہ اپنی زندگیاں وقف کر کے نظام جماعت کی نگرانی میں سلسلہ کی خدمات کی سعادت پا رہے ہیں جو کہ اسی تربیتی کیمپ کے بہترین اثمار ہیں۔ ہمارے ایک نومبائع بھائی محترم ماسٹر محمد اکرم صاحب کا ذکر خیر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ محترم ماسٹر صاحب اسی تربیتی کیمپ کا ایک شیریں ثمر تھے۔ باقاعدگی کے ساتھ کیمپ میں شریک ہوتے تھے اس کے نتیجے میں وہ تھوڑے سے عرصہ میں ایک کامیاب داعی الی اللہ بنے، نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت آپ کو ملی اور دو مرتبہ مسجد مبارک میں اعتکاف کی توفیق آپ کو نصیب ہوئی علاوہ ازیں جلسہ سالانہ پر تعارفی تقریر کا بھی آپ کو موقعہ ملا۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا عظیم شرف بھی پایا۔ الغرض اس تربیتی کیمپ کے بہت خوشکن اور وسیع نیک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں، الحمد للہ علی ذلک

(رپورٹ مرتبہ۔ زین الدین حامد، نگران تعلیمی و تربیتی امور تربیتی کیمپ 2004ء)

مجالس انصار اللہ کشمیر کی دو روزہ سالانہ صوبائی کانفرنس

17-18 جولائی 2004ء بمقام ہاری پاری گام کشمیر

اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر ہے کہ اُس نے مجلس انصار اللہ کشمیر کو ساتواں دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ صوبائی ممبران کے علاوہ وادی کے زعماء کرام اور محترم عبد الحمید ٹاک صاحب امیر جماعت کشمیر اور مولانا غلام نبی نیاز صاحب سرینگر مبلغ انچارج کشمیر نے بھرپور تعاون دیا۔ اجتماع کی کارروائی 17 جولائی بروز ہفتہ تقریباً چار بجے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اس سے قبل محترم مولانا صاحب اور ان کے ساتھ محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ اور محترم محمود احمد صاحب خادم کے ہاری پاری گام پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔

محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان کی صدارت میں ہونے والی اس پہلی نشست کی تلاوت محترم نعمت اللہ صاحب آسنور نے کی اور انہوں نے پھر ان آیات کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ تلاوت قرآن کریم سے قبل محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت قادیان نے انصار اللہ کا پرچم لہرایا محترم بشیر احمد صاحب زائر ناظم انصار اللہ کشمیر نے ان کی معاونت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم ظہیر احمد صاحب خادم نے انصار اللہ کا عہد دہرایا محترم ظہور اللہ خان صاحب یاری پورہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا۔ بعدہ محترم عبد الرحمٰن اتجو صاحب رشی نگر سابق ناظم انصار اللہ کشمیر کی محترم بشیر احمد زائر صاحب ناظم انصار اللہ کشمیر نے گلپوشی کی۔ اس کے بعد 2004 کے دوران فریضہ حج ادا کرنے والے خوش قسمت انصار بھائیوں کی بھی گلپوشی کی گئی۔ اس کے بعد محترم مولانا غلام نبی نیاز صاحب رئیس التبلیغ سرینگر نے "جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اور اسکی غرض و غایت" محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے "دعوت الی اللہ" محترم عبد الحمید ٹاک صاحب نے "باجماعت نمازوں" پر تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے تقریر فرمائی دُعا کے ساتھ ہی یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد مقابلہ حسن قرآت۔ مقابلہ تقاریر اور مقابلہ نظم خوانی ہوا۔ اس کے ساتھ ہی پہلے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء جمع ہوئیں اس کے بعد محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان کی صدارت میں وادی کے تمام زعماء کرام اور صدر صاحبان کی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ محترم عبد السنان زاہد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت قادیان نے کچھ اہم ہدایات دیں۔ دوسرے دن کے پروگرام کی شروعات باجماعت تہجد کی نماز سے ہوئی تہجد کی نماز محترم مبارک احمد عابد صاحب ناصر آباد نے پڑھائی۔ ہاری پاری گام کے ایک خادم عزیزم خورشید احمد راتھر نے احباب کرام کو تہجد کی نماز کیلئے جگایا۔ فجر کی نماز محترم مولانا غلام نبی نیاز صاحب رئیس التبلیغ سرینگر نے پڑھائی اور درس بھی دیا۔ اس کے بعد تمام مہمانان کرام اجتماعی دُعا کیلئے قبرستان پر گئے جہاں محترم عبد السنان زاہد صاحب ناصر آباد نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے بعد ایک نشست محترم عبد السنان نائیک صاحب نائب ناظم انصار اللہ کی صدارت میں ہوئی جس میں محترم بشیر احمد صاحب راتھر بالسو نے تلاوت کی اور اس کے بعد تمام زعماء کرام نے اپنی کارکردگی رپورٹس پیش کیں۔ محترم نسیم احمد خان صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔

اس کے دوران ہی مہمانان کرام کی خدمت میں چائے پیش کی گئی اس کے بعد مجلس انصار اللہ کشمیر کے والی بال کھلاڑیوں اور مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام کے والی بال کھلاڑیوں کے درمیان دوستانہ میچ ہوا۔ اس کے بعد اجتماع کی اختتامی نشست کی کاروائی ٹھیک ساڑھے نو بجے دن محترم عبد الحمید ٹاک صاحب امیر جماعت کشمیر کی صدارت میں محترم خاہر احمد شاہ صاحب ماندوجن کی تلاوت سے شروع ہوئی نظم محترم نذیر احمد عادل صاحب شورت نے پڑھی پھر محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو انہوں نے اجتماع کے موقعہ پر انصار بھائیوں کے نام بھیجا تھا۔ اس کے بعد محترم شیخ فاروق احمد معلم۔ محترم فاروق احمد لون ٹنگمرگ نے اپنے قبول احمدیت کے واقعہ کو بیان کیا۔ اس کے بعد محترم پریم ناتھ صاحب پرنسپل احمدیہ سکول ہاری پاری گام نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور جماعت احمدیہ کی پالیسیوں کو سراہا۔ اس کے بعد محترم فیروز احمد خان صاحب معلم نے "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم مولانا عبد الرشید ضیاء صاحب نگران مالی امور صوبہ کشمیر نے تقریر کی اس کے بعد محترم غلام نبی ناظر صاحب یاری پورہ نے اپنا نعتیہ کلام سنایا اس کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد خادم قادیان کی تقریر ہوئی بعدہ محترم خورشید احمد وانی صاحب بانڈی پورہ نے اپنے علاقے میں رونما ہونے والے واقعات کا تذکرہ کیا جو بہت ہی ایمان افروز تھے اس کے بعد محترم بشیر احمد زائر صاحب ناظم انصار اللہ کشمیر نے مہمانان کرام اور ہاری پاری گام کے انصار۔ خدام۔ اطفال۔ لجنات و ناصرات کا شکریہ ادا کیا ساتھ ہی پبلک ہیلتھ اور محکمہ بجلی کے کارکنان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پانی اور بجلی کی لگاتار سپلائی کو یقینی بنایا۔ اس کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان نے اول دوم اور سوم آنے والے انصار بھائیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ محترم بشیر احمد زائر ناظم انصار اللہ کشمیر نے اسمیں آپ کی معاونت فرمائی۔ محترم محمد منور راتھر صاحب زعیم انصار اللہ ہاری پاری گام محترم محمد مقبول راتھر صاحب اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام محترم شبیر احمد شیخ صاحب کو خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے رات دن کام کیا۔ آخر میں محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر نے صدارتی تقریر اور دُعا کی انہوں نے انصار کو بہترین نصائح سے نوازا۔ اختتام پر مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور بعد میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کیا گیا اور مہمانان کرام بے شمار برکتوں اور فضلوں کے ساتھ اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین اجر دے آمین۔ اجتماع میں وادی کی مجالس کی نمائندگی 203 تھی اور نمائندوں کی تعداد اڑھائی سو تھی۔

(محمد رفیق بٹ نائب ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ کشمیر)

جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے ہفت روزہ بک سٹال

ماہ جون کی یکم تاریخ سے کر سات تاریخ تک جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے ایک بک سٹال لگوایا گیا۔ اس نمائش میلا میں صوبہ اڑیسہ کی مختلف جگہوں سے ہزاروں کی تعداد میں زائرین شریک ہوئے اس بک اسٹال میں کتب کی فراہمی کیلئے مختلف جماعتوں کی مدد لی گئی اس بک اسٹال میں جماعت احمدیہ کیرنگ کے تمام ممبران مجلس عاملہ کے علاوہ بہت سارے خدام نے رضاکارانہ ڈیوٹیاں دیں۔ محترم صدر جماعت، قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری تبلیغ اور خاکسار مبلغ سلسلہ کیرنگ کے زیر اہتمام تمام فرائض انجام پائے روزانہ کیرنگ سے خوردہ دس کلومیٹر بذریعہ آٹو جانے آنے کا انتظام تھا۔ شام تین بجے سے لیکر رات کے دس گیارہ بجے تک بک اسٹال لگا بک اسٹالوں کی تعداد 20 کے قریب تھی لیکن جماعت احمدیہ اڑیسہ کے بک اسٹال کی منفرد حیثیت تھی۔ باوجود مسلمان زائرین کی تعداد کم ہونے کے اکثر مسلمان غیر احمدی لوگوں نے جماعت کی کتب خریدیں گذشتہ سال سے امسال کی کارکردگی بہت اچھی ہے لوگ خوب متاثر ہوئے ہندو دوستوں نے بھی کتب خریدیں اس طرح 1000 کی تعداد تک لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ 7000 افراد تک جماعتی پیغام پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی بہترین جزاء کے ساتھ ساتھ جماعت کے حق میں اچھا اثر ظاہر کرے۔ (اسماعیل احمد خان مبلغ سلسلہ کیرنگ اڑیسہ)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ (/)

باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دینگے اور کچھ بھی اُن میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔ اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دے دیں۔ تو اس حالت میں فوت ہوگا جو مَیں تجھ سے راضی ہونگا۔ اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کیلئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں۔ اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رُسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دُور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھالیں گے۔ اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دینگے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔

پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا:-

''بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔''

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدّت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ وبالا کر دینگے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کرینگے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کرلیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو میری طرف سے نذیر ہے۔ مَیں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ مَیں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا:-

''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی''۔

اِس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اُس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھلاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دینگے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہوگئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہوگیا۔

بقیہ صفحہ (/)

اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں تمہیں کوئی گناہ نہیں کہ تم نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید وفروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

پھر فرمایا کہ انسان کو اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے اسی میں لین دین اور قرض کے معاملات بھی آجاتے ہیں یہی لین دین جب قرض کی صورت میں ہو تو بے انتہا مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ دوستوں میں آپس میں لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور بینکوں سے جو قرضے لئے جاتے ہیں اس میں بعض دفعہ قرقی اور رسوائی اور ذلت تک نوبت پہنچ جاتی ہے اسلام نے قرض لینے اور دینے والوں کو ایسی ہدایات دی ہیں کہ جس کے نتیجے میں معاشرے میں امن وچین برقرار رہتا ہے قرآن کریم نے لین دین جو قرض کی صورت میں ہو اس کا حساب رکھنے کا خصوصی ارشاد فرمایا ہے تا کہ ضرورت پڑنے پر کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

فرمایا قرض کو لکھنے کا رواج ڈالیں تعلقات لکھنے سے خراب نہیں ہوتے بلکہ شریعت کے حکم کی خلاف ورزی کرنے سے تعلقات خراب ہوتے ہیں بعض دفعہ لوگ چھوٹی رقم لکھنے کے بارہ میں شرم محسوس کرتے ہیں حالانکہ جب یہ قرآن مجید کا ارشاد ہے اس کی ہر صورت میں پابندی ہونی چاہئے بیاہ شادیوں کے موقعہ پر جو ایک دوسرے کی چیزیں عاریۃً لی جاتی ہیں وہ بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ لکھنے سے اکتاؤ نہیں لین دین چاہے چھوٹا ہو یا بڑا قرآن مجید کے اس ارشاد کی تعمیل نہ کرنے کے نتیجہ میں ہی قضا میں اور امور عامہ میں آئے دن کیس آتے رہتے ہیں اور ایک وقت میں جو کبھی ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہوتے ہیں ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا قرآن مجید کی روشنی میں تحریر کا لکھنا اس شخص کی ذمہ داری ہے جو قرض لے رہا ہے تا کہ وہ باہوش وحواس اچھی طرح دیکھ لے کہ کتنی مدت طے کی گئی ہے کتنی قسطوں میں قرض ادا ہوگا تا کہ قرض لینے والا بعد میں یہ نہ کہے کہ مجھ پر ظلم ہوا فرمایا یہ بات صرف اسلامی معاشرے میں ہی ہے کہ قرض دینے والے کو ثواب کا حقدار قرار دیا ہے یہ اسلامی معاشرے کی خوبصورتی ہے کہ ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے سامان فراہم کئے ہیں آج کل لوگ بہت سے کاروبار زبانی باتوں پر کرتے ہیں اور جو پارٹی چھوٹی ہو یا جس کا جتھہ کمزور ہو بالآخر وہ نقصان میں رہتا ہے احمدیوں کو چاہئے کہ زمانے کے رواج کو چھوڑیں جو خدا کا حکم ہے اس کے مطابق اپنے لین دین کی کارروائی کریں حضور انور نے قرض دینے والوں کیلئے اسلامی ہدایات بیان کرتے ہوئے فرمایا قرض دینے والوں کو قرآن مجید کی ہدایت ہے کہ اگر قرض لینے والا محتاج اور تنگ دست ہے اس کو مزید مہلت دو اور اگر معاف کرو تو زیادہ بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے کسی سے قرض کی رقم لینی ہو اور وہ مقررہ میعاد کے بعد مہلت دیتا ہے تو ہر وہ دن جو اس نے مہلت دی ہے اُس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو تو وہ تنگ دست کو قرضہ کی ادائیگی میں مہلت دے اس ضمن میں حضور انور نے کئی احادیث نبویہ بیان فرمائیں اور پھر قرض لینے والوں کو بھی ہدایات سے نوازا حضور انور نے فرمایا قرض لینے والے کو ہر صورت میں قرض کی واپسی کی فکر رہنی چاہئے اور قرض واپس کرتے وقت بہتر صورت میں قرض کو معین وقت میں اور بہتر صورت میں ادا کرنا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے

بقیہ صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

آئندہ تین سالوں میں الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ انڈسٹریز کو تین لاکھ سے زیادہ تعلیم یافتہ جوانوں کی ضرورت پڑے گی

گراہم بیل کا جادوئی ایجاد آج سماج کی بنیادی ضرورت بن چکا ہے۔ ٹیلیفون ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا (ٹرائی) کی رپورٹ کے مطابق جون 2004ء تک بھارت میں ٹیلیفون استعمال کرنے والوں کی تعداد آٹھ کروڑ ایک لاکھ ہے۔ ان میں موبائل اور لینڈ لائن دونوں ہی فون کے استعمال شامل ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں ٹیلیفون استعمال کرنے والوں کی اطمینان اوران کی سہولت کے لئے اس میدان میں ابھی بہت سدھار اور خاص انتظام کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اس میدان میں روزگار کے مواقع کی بھی کوئی کمی نہیں ہے ٹیلیفون خبر رسانی کا ایک ایسا واسطہ ہے جو ہر ایک آدمی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

جہاں بیسک فون گھر کی چار دیواری تک ہی محدود رہ کرانسان کی ضرورت کو پورا کرتا ہے وہیں سیلولر فون ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ساتھی بن چکا ہے۔ یہ ہر پل ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ موجودہ وقت میں ٹیلیفون استعمال کرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ایسے میں ظاہر ہے کہ ٹیلیفون انڈسٹری کو چلانے کے لئے نہ صرف تکنیک بلکہ مینجمنٹ اور مارکیٹنگ میں تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت ہے۔ ٹیلیکام انڈسٹری میں پرائیویٹ کمپنیوں کے داخلے کے بعد یہ مواقع اور بھی بڑھ گئے ہیں۔

تعلیم:: دیس بھر کے مختلف جگہوں میں بی ٹیک (الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن)، بی ای (الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن)، بی ایس سی، ایم بی اے، ڈپلومہ، پی جی ڈپلومہ ٹیلی کام، پی جی ڈپلومہ، ڈپلومہ موبائل اینڈ آپٹیکل ٹیلکنالوجی جیسے تعلیم مہیا ہیں۔ ایم بی اے (ٹیلیکام) تعلیم کو، اس انڈسٹری کی ضرورت کو خاص طور پر دھیان رکھ کر بنایا گیا ہے۔ اس لئے اس میں ستر فیصد پڑھائی مینجمنٹ اور تیس فیصد پڑھائی ٹیلیکام انجینئرنگ سے متعلق ہوتی ہے حالانکہ پہلے ٹیلیکام انڈسٹری میں بی ٹیک (الیکٹرانکس اینڈ کمیونیکیشن) کی مانگ زیادہ تھی لیکن ٹیلیکام میں مخصوص تعلیم آنے کے بعد کمپنیوں کا ایسے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اپنی راغب کرنا بھی زیادہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اداروں میں ایم ٹیک، ایم ای، پونے یونیورسٹی میں ایم ای (ریسرچ) اور ڈپلومہ کی تعلیم بھی مہیا ہے۔ بی ای اور بی ٹیک کی تعلیم چار سالہ ہے جبکہ ایم ای، ایم ٹیک، ایم ای ریسرچ اور ایم بی اے دو سالہ میعاد کی تعلیم ہیں۔ 'پی جی ڈپلومہ' کی تعلیم ایک سالہ مدت کی ہے۔

تعلیمی صلاحیت:: بی ٹیک اور بی ای کے لئے 10+2 (پی سی ایم) ایم بی اے اور پی جی ڈپلومہ موبائل اور آپٹیکل ٹیکنیک کے لئے سائنس یا انجینئرنگ میں سناتک۔ ایم ای اور ایم ٹیک کی تعلیم کے لئے متعلقہ ٹریڈ میں بی ای اور بی ٹیک ہونا ضروری شرط ہے۔ دو سالہ ایم ای ریسرچ کی تعلیم صرف انہیں لوگوں کے لئے ہے جن کے پاس بی ای کے علاوہ پانچ سال کا تجربہ بھی ہو۔ تین سالہ ڈپلومہ کی تعلیم میں داخلے کے لئے امیدوار کو دسویں کلاس میں حساب کے ساتھ کامیاب ہونا ضروری ہے۔

سبجیکٹ:: نوئڈا میں موجود ایم جی ایم انجینئرنگ کالج کے انسٹرکٹر اروند کمار کا کہنا ہے کہ مینجمنٹ اور ڈپلومہ کی تعلیم کے علاوہ سبھی تعلیم کے سبجکٹ لگ بھگ برابر ہوتے ہیں۔ بی ٹیک، بی ای میں اینالاگ، اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن، ملٹی میڈیا اور ڈاٹا کمیونیکیشن، نیٹورکنگ، آپٹیکل کمیونیکیشن، ماڈیولیشن ٹیکنیک وغیرہ سبجکٹ میں تعلیم حاصل کی جاتی ہے۔ جبکہ ماسٹر ڈگری میں طالبعلموں کو مخصوص سبجکٹ کی جانکاری دی جاتی ہے۔ جہاں تک ٹیلیفون آلات کے بنانے کا سوال ہے تو اس کی تھوڑی بہت جانکاری ڈپلومہ درجہ کے تعلیم میں دی جاتی ہے کیونکہ بھارت میں فون کے آلات بہت کم بنتے ہیں اس لئے یہاں پر اس سے متعلق وسیع تعلیم نہیں ہے۔ باقی سبھی انجینئرنگ کی تعلیمات میں طالبعلموں کو سافٹ ویئر کے بنانے، نیٹورکنگ مینٹیننس، مینجمنٹ، کسٹمر ریلیشن، ریسرچ اور ڈیولپمنٹ وغیرہ کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔

روزگار کے مواقع:: 1991 میں بھارتیہ ٹیلیکام پالیسی بنانے کے بعد دیس بھر میں ٹلیکام میدان میں بہت تیزی کے ساتھ ترقی ہوئی ہے۔ 1994ء تک اس سے سرکار کا منفرد حق ختم ہوا اور پرائیویٹ کمپنیوں نے تیزی سے پیر جمانے شروع کئے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اب گاہکوں کے سامنے بہتر آپشنز ہیں۔ ٹیلیکام انڈسٹری جس تیزی سے ترقی کے راستے پر گامزن ہے اس نے جوانوں کے لئے روزگار کے دروازے بھی کھولے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ کے عوامی رابطہ کار آفیسر ایس کے اروڑا کا کہنا ہے کہ اگلے تین سالوں میں اس انڈسٹری کو تین لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کی ضرورت پڑے گی کیونکہ اس فیلڈ میں پرائیوٹائیزیشن کے بعد نوجوانوں کے لئے نوکری کے بہت مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ سرکاری کمپنیوں میں وی ایس این ایل، ایم ٹی این ایل اور بی ایس این ایل میں نوکریوں کے مواقع ہیں۔ 'ریلائنس انفوکام' کی پی آر او رضوانہ خان کا کہنا ہے کہ نوکریوں میں خاص مواقع صرف انہیں کمپنیوں میں نہیں ہیں جو سروس مہیا کراتی ہیں بلکہ اُن کمپنیوں میں بھی اچھے مواقع ہیں جو مختلف قسم کے ٹیلیفونک آلات اور مشینیں بناتی ہیں۔ مختلف کمپنیوں کے ٹیلیکام ڈیپارٹمنٹ اور سرکاری اور پرائیویٹ میدان میں ٹرینی، پروجیکٹ مینیجر، جونیر انجینئر، سسٹم انجینئر، آپریشن ہیڈ، وغیرہ کی صورت میں کام کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ ریلوے پولیس اور فوج کے ٹیلیکام ڈیپارٹمنٹ میں بھی نوکری ملنے کے امکانات ہیں۔

مختلف ادارے

☆- بھارتیہ سکول آف ٹیلی کمیونیکیشن اینڈ مینجمنٹ، آئی آئی ٹی کیمپس، حوض خاص نئی دلی۔
فون نمبر 011-2659200

☆- ایمیٹی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیلیکام ٹیکنالوجی اینڈ مینجمنٹ، سیکٹر 125، نوئڈا،
فون:: 0120-2432784
ویب سائٹ:: www.amity.edu
کورس:: ایم بی اے، بی ٹیک، بی ایس سی، پی جی ڈپلومہ موبائل اینڈ آپٹیکل ٹیکنالوجی۔

☆- آئی ای ٹی ای 2، انسٹی ٹیوشنل ایریا، لودی روڈ، نئی دلی، فون نمبر 011-24631810
ویب سائٹ: www.iete.org

کورس:: تین سالہ ڈپلومہ، چار سالہ ڈگری (کراسپانڈنس)

☆- ایم جی ایم انجینئرنگ کالج A9، سیکٹر 62 نوئڈا
فون نمبر:: 0120-2401764
ویب سائٹ:: www.mgmnoida.org
کورس:: بی ٹیک

☆- درونا چاریہ انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ پلاٹ 76p، پارٹ 3، سیکٹر 5، گوڑگاؤں، ہریانہ۔ فون:: 0124-2251274
ویب سائٹ:: www.dronacharyagurakul.com
کورس:: بی ٹیک، ایم ٹیک، (الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن)

☆- بھارتیہ ودیاپیٹھ، سیکٹر 7، بیل پاڑا، نیوممبئی،
فون:: 022-27571074
کورس:: بی ای (الیکٹرانکس ٹیلی کام)

☆- یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (چندیگوھ)
فون نمبر:: 0172-2534299
کورس:: بی ای (ٹیلیکام اینڈ انفارمیشن)
لکچھمی نارائن کالج آف ٹیکنالوجی، کلوا، بھوپال
فون نمبر:: 0755-282641
ویب سائٹ:: www. lnctbpl.com
کورس:: بی ای

☆- پونے یونیورسٹی، پونے
فون نمبر:: 020-25696061
ویب سائٹ:: www. unipune

ٹیلی کام کمپنیاں

سرکاری کمپنیاں

☆- بی ایس این ایل ☆- ایم ٹی این ایل
☆- وی ایس این ایل

پرائیویٹ کمپنیاں

☆- ایئرٹیل ☆- ریلائنس ☆- ہچ ☆- آئیڈیا
☆- ٹاٹا انڈیکام ☆- ایسکوٹیل

پراڈکٹ و مینٹیننس

☆- لیجینڈ کمیونیکیشن ☆- برلا کمیونیکیشن ☆- نوکیا
☆- موٹورولا ☆- بی ٹیل ☆- ارکسن
☆- سیمسنگ ☆- ایل. جی ☆- سی مینس
☆- فلپس ٹیلیکام ☆- بی پی ایل موبائل (ماخوذ)

قارئین بدر کو آزادئ ہند کی ۵۷ ویں سالگرہ مبارک ہو

اب عراق میں گرجا گھروں پر حملے

گزشتہ ہفتے عراق میں اتوار کے روز گرجا گھروں پر حملے ہوئے جن میں کئی لوگ زخمی ہوگئے اور ایک درجن سے زائد موت کا شکار ہوئے یہ پہلا موقع ہے کہ عراق میں گرجا گھروں کو نشانہ بنایا گیا ہے جبکہ عام جگہوں پر مساجد پر چلتی گاڑیوں پر اور خاص طور پر امریکی فوجیوں پر بم دھماکوں کا سلسلہ لگاتار جاری ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 | Tuesday17 AUGUST 2004 | Issue No.33

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ افریقہ

ایک جھلک میں

حضور پُرنور 13 / مارچ 2004ء کو افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے اور 14 / اپریل 2004ء کو واپس لندن تشریف لائے اس ایک ماہ کا مختصر جائزہ ذیل میں پیش ہے

14 / مارچ 2004ء:: ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول، احمدیہ ہسپتال اگوانہ سویڈرو اور اکمفی ایسارچ سکول کا معائنہ کیا اور جامعہ احمدیہ غانا کا افتتاح فرمایا۔

15 / مارچ 2004ء:: اکرا میں ہیڈ کوارٹرز میں واقع ایک دو منزلہ عمارت کا افتتاح فرمایا۔ پھر صدر مملکت آف غانا عزت مآب John Agyekuwn Kufuor سے ملاقات کی۔

16 / مارچ 2004ء:: ویسٹرن ریجن میں واقع احمدیہ ہسپتال ڈابوا کا معائنہ فرمایا اور یہاں پر بنائی گئی مسجد کا بھی افتتاح فرمایا۔

17 / مارچ 2004ء:: غانا کے نائب صدر سے ملاقات کی۔

18 / مارچ 2004ء:: غانا کے 75ویں جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ صدر مملکت غانا کی بھی جلسہ میں شمولیت۔

20 / مارچ 2004ء:: آسوکورے احمدیہ ہسپتال، کماسی مشن ہاؤس، ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری اسکول، احمدیہ ہومیو کلینک اور طاہر ہومیو کمپلیکس کا معائنہ فرمایا

21 / مارچ 2004ء:: آسوکورے میں ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول اور احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔

22 / مارچ 2004ء:: ٹیچی مان ہسپتال کا معائنہ، WA ریجن میں نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ Kaleo میں ممبر آف پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے لیڈر سے ملاقات کی۔ WA کے ٹیچرز ٹریننگ کالج کا معائنہ فرمایا۔

23 / مارچ 2004ء:: ٹمالہ میں مسجد کی تعمیر شدہ عمارت کی نئی منزل کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ پچاس سے زیادہ چیف صاحبان سے ملاقات بھی فرمائی

24 / مارچ 2004ء:: ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کا معائنہ فرمایا۔

25 / مارچ 2004ء:: WALE میں مسجد کا معائنہ فرمایا اور چیف سے ملاقات کی۔

26 / مارچ 2004ء:: بورکینا فاسو کے وزیر اعظم عزت مآب Earnest Prelanga Yonhi اور صدر عزت مآب Blaire Compaore سے ملاقات فرمائی۔ جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب فرمایا

27 / مارچ 2004ء:: جلسہ سالانہ بورکینا فاسو سے اختتامی خطاب فرمایا۔

29 / مارچ 2004ء:: ہیومنٹی فرسٹ کے مرکز کا معائنہ، یہاں 50 کمپیوٹر کا کالج اور سلائی سکول بھی ہے۔ نیز واگاڈوگو کے احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔

30 / مارچ 2004ء:: ڈوری میں احمدیہ پرائمری سکول کا سنگ بنیاد اور جلسہ سے خطاب فرمایا۔

2 / اپریل 2004ء:: بوبوجلاسو میں ہسپتال اور ریڈیو سٹیشن بوبوجلاسو کا معائنہ۔

3 / اپریل 2004ء:: وکاڈوگو احمدیہ ہسپتال کا افتتاح فرمایا اور پریس کانفرنس کی۔

4 / اپریل 2004ء:: بینن میں وزراء اور میڈیا کے نمائندگان سے ملاقات کی۔

5 / اپریل 2004ء:: پورٹونووا میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں وہاں کے بادشاہ King of Onikoyi اپنے وفد میں شامل ہوئے۔

6 / اپریل 2004ء:: Allada میں کنگ آف الاڈا کا استقبال۔

7 / اپریل 2004ء:: پیراکو میں سلائی سکول کا افتتاح فرمایا۔ نیز پہلی احمدیہ مسجد بیت العافیہ کا افتتاح نیز احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔

8 / اپریل 2004ء بینن کے صدر مملکت سے ملاقات فرمائی اور بینن یونیورسٹی میں طلباء سے خطاب فرمایا۔

9 / اپریل 2004ء:: مسجد بیت التوحید Cotonou کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ نیز صدر نیشنل اسمبلی سے ملاقات اور ڈاکٹر عبد السلام انسٹیٹیوٹ میں خطاب فرمایا۔

10 / اپریل 2004ء:: ایم ٹی اے سٹوڈیو بینن کا افتتاح فرمایا۔ بینن ٹی وی اور ریڈیو کے نمائندوں کے ساتھ ملاقات، ہوٹل میں معززین سے ملاقات۔

11 / اپریل 2004ء:: بینن سے نائیجیریا تشریف آوری اور نائیجیریا میں یک روزہ جلسہ سے خطاب۔ دو مساجد کا افتتاح نیز جامعہ احمدیہ اور حافظ کلاس کا معائنہ

12 / اپریل 2004ء:: ایک مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اوجوکورو کے احمدیہ ہسپتال اور لیگوس میں پاپا کلینک کا معائنہ فرمایا۔ ایک عشائیہ میں شرکت۔

13 / اپریل 2004ء:: نائیجیریا کے احمدیہ پریس کا معائنہ فرمایا۔

14 / اپریل 2004ء:: واپس لندن تشریف آوری۔

ہماری تاریخ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جواب نے مسیحیوں کو مبہوت کر دیا۔

سارا کھیل اُلٹ کر خود انھی پر آگیا‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعویٰ کے ابتدائی دو تین سالوں میں متعدد مناظروں میں حصہ لینا پڑا۔ چنانچہ ابتداء میں یعنی ۱۸۹۱ء میں آپ نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ ایک مناظرہ لدھیانہ میں کیا۔ اس کے بعد اسی سال ایک مناظرہ مولوی نذیر حسین صاحب امام فرقہ اہل حدیث کے ساتھ جامع مسجد دہلی میں بڑے ہنگامہ کے ساتھ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ اور اسی سال ایک مناظرہ دہلی میں مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی کے ساتھ ہوا۔ اور ایک مناظرہ لاہور میں ۱۸۹۲ء میں مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری کے ساتھ ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ ان مناظروں نے اہل مناظرہ کو چنداں فائدہ نہ پہنچایا بلکہ جیسا کہ عموماً بحث مباحثہ میں ہوتا ہے یہ لوگ اور ان کے متبعین اپنی ضد اور مخالفت میں اور بھی ترقی کر گئے اسی طرح آپ کا ایک مناظرہ ۱۸۹۳ء میں مسٹر عبداللہ آتھم مسیحی کے ساتھ امرتسر میں اسلام اور مسیحیت کے متعلق ہوا مگر اس کا انجام بھی ضد اور ہٹ دھرمی کے بڑھ جانے کے سوا کچھ نہیں نکلا۔ ہاں بے شک ایک فائدہ ان مناظروں کا ضرور ہوا کہ حضرت مسیح موعود کے زبردست مضامین کی وجہ سے (کیونکہ آپ ہمیشہ تحریری مناظرہ کرتے تھے) ایک مفید لٹریچر اسلام اور احمدیت کی تائید میں تیار ہو گیا جو اب تک سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کی زینت ہے۔

امرتسر کے مناظرہ میں ایک عجیب واقعہ بھی پیش آیا جس کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ اور وہ یہ کہ چونکہ آپ کا دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا تھا اور انجیل میں آتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری بیماروں کو ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے تھے اس لئے عیسائی مناظر نے ایک دن ایسا کیا کہ تین چار لولے لنگڑے اور اندھے جمع کر کے ایک طرف چھپا دیئے اور جب اس کی مضمون پڑھنے کی باری آئی تو اس نے ان لوگوں کو باہر نکال کر حضرت مسیح موعودؑ سے مطالبہ کیا کہ آپ مسیح ہونے کے مدعی ہیں سو لیجئے یہ چند بیمار حاضر ہیں انہیں ہاتھ لگا کر اچھا کر دیجئے۔ اور پھر سب لوگ ہنسنے لگے اور بعض حاضر المجلس احمدی بھی گھبرائے کہ خواہ علمی لحاظ سے اس کا جواب دے دیا جائے گا مگر بظاہر صورت فریق مخالف کو ایک ہنسی کا موقع مل گیا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ بڑے اطمینان کے ساتھ خاموش بیٹھے رہے۔ پھر جب آپ کی باری آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں تو اس رنگ میں حضرت مسیح ناصری کے ان معجزوں کا قائل نہیں ہوں اور ان کے وہ معنی نہیں سمجھتا جو عیسائی صاحبان سمجھتے ہیں۔ اور میں اپنی ذات کے لئے بھی اس بات کا مدعی نہیں ہوں کہ میں خود اپنی مرضی سے جب چاہوں کسی بیمار کو ہاتھ لگا کر اچھا کر سکتا ہوں اس لئے مجھ سے اس قسم کا مطالبہ جو میرے مسلمات کے خلاف ہے نہیں ہو سکتا۔ ہاں بے شک انجیل میں حضرت مسیح ناصری نے اپنے متبعین کو ضرور یہ فرمایا ہے کہ اگر تم میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہو تو تم قدرت کے خزانوں کے مالک بن سکتے ہو اور پہاڑوں کو حکم دے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتے ہو اور کوئی بات تمہارے سامنے انہونی نہیں رہ سکتی اور میں یقین رکھتا ہو کہ وہ مسیحی حضرات جو یہاں جمع ہیں اپنے مسیح پر ضرور سچا ایمان رکھتے ہیں اور آپ لوگوں کا ایمان رائی کے دانے سے تو بہرحال بڑا ہوگا پس مَیں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بیماروں کے جمع کرنے کی زحمت سے بچا لیا اب لیجئے یہی آپ کا مہیا کردہ تحفہ حاضر ہے انہیں ذرا ہاتھ لگا کر اپنے ایمان کا ثبوت دیجئے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس جواب نے مسیحیوں کو بالکل مبہوت کر دیا اور وہ سخت گھبرا کر ان بیماروں کو ادھر ادھر چھپانے لگ گئے۔ اور یہ ساری کھیل اُلٹ کر خود انہیں پر آ گئی اور جس بات کو انہوں نے اپنی فتح خیال کیا تھا وہ ایک خطرناک شکست کی صورت میں بدل گئی۔

(سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے طباعت ۱۹۳۹ء)